REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵ — شمارہ ۲۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۸۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ — ۵ احسان ۱۳۶۵ ہش — ۵ جون ۱۹۸۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان یکم جون - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے ہفتہ زیر اشاعت کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اور مہمات دینیہ کے سرکرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں کامرانی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

●— محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بوجہ پیرانہ سالی کمزور چلی آرہی ہے احباب سیدہ ممدوحہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

●— مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشان کرام و احباب جماعت خیریت سے ہیں الحمد للہ —— ●— رمضان المبارک میں ہر دو مرکزی مساجد میں نماز تراویح اور درس القرآن و حدیث کا سلسلہ جاری ہے۔ قرآن مجید کا درس ۲۰ر تا ۲۳ر رمضان مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے دیا اور ۲۴ر تا ۲۷ر رمضان مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر درس دے رہے ہیں جبکہ مسجد مبارک میں مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ۱۷ر رمضان سے اور مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل درس حدیث دینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ✽

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر انتظام

قادیان میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد

بابرکت تقریب میں علماء کرام کی پُر معز فاضلانہ تقاریر

رپورٹ مرتبہ:- محترم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان

قادیان ۲۸ر ہجرت (مئی)۔ محترم امیر جماعت احمدیہ مقامی قادیان کی طرف سے مرتبہ کردہ پروگرام کے مطابق لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر انتظام مسجد اقصیٰ میں ساڑھے نو بجے صبح جلسہ یوم خلافت کی بابرکت تقریب کا انعقاد زیر صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ قادیان عمل میں آیا۔ اس روز دفاتر و ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ میں تعطیل کی گئی۔ تاکہ تمام کارکنان بھی جلسہ میں شرکت کر سکیں۔ اسی طرح کاروباری احباب بھی اپنے کاروبار بند کر کے شریک جلسہ ہوئے۔ جبکہ خواتین نے بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ کے پروگرام سے استفادہ کیا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب نے سورۃ نور کے ساتویں رکوع کی خوش الحانی سے تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے خلافت کے موضوع پر ایک نظم ترنم سے سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ نے

"خلافت علیٰ منہاج نبوت"

کے موضوع پر اپنی تقریر میں "جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کا دائمی وعدہ اور ہمارا فرض" پر روشنی ڈالتے ہوئے سورۃ نور کی آیت استخلاف وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنہم فی الارض ------ الآیۃ اور مسند احمد و مشکوٰۃ کی حدیث تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ..... ثم تکون خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ ... الخ کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا دائمی وعدہ عطا فرمایا ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں قدرت ثانیہ یعنی خلافت کی جو بشارت دی ہے اُس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ بفضلہ تعالیٰ ۲۷ر مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت احمدیہ میں اس خلافت علیٰ منہاج نبوت کا دور سعید حاجی الحرمین حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی ذات سے شروع ہوا اور اب خلافت رابعہ کے مبارک دور سے ہم متمتع ہو رہے ہیں۔ آخر میں فاضل مقرر نے فرمایا کہ ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ اس عظیم الشان نعمت کی قدر اور حفاظت کرتے رہیں۔ اور ہمیشہ اس سے وابستہ رہیں۔

دوسری تقریر محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے

"نظام خلافت ایمان و اعمال صالحہ کے ساتھ مشروط ایک عظیم روحانی انعام ہے"

عنوان پر فرمائی۔ آپ نے سورۃ نور کے ساتویں رکوع سے آیت استخلاف سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کے سب فرقے خلافت کے قائل ہیں۔ گو باوجود ہزار کوشش کے اس انعام کو حاصل کرنے میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ صرف جماعت احمدیہ میں آج خلافت کا بابرکت نظام قائم ہے۔ جو اس جماعت کی صداقت کا اور اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ صحیح ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط صرف جماعت احمدیہ ہی میں متحقق ہے۔ موصوف نے اپنی تقریر میں خلافت کے ذریعہ جماعت میں ہو رہی تمکین دین اور قیام امن کا بھی ذکر فرمایا۔

تیسری تقریر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بعنوان

"نظام خلافت کے ساتھ وابستگی"

فرمائی۔ آپ نے قرآن مجید سے سورۃ آل عمران کی آیت کریمہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا .... الآیۃ تلاوت کرنے کے بعد نظام شمسی۔ شہد کی مکھیوں اور انسانی جوارح کا دل کے تابع فرمان ہو کر کام کرنے وغیرہ کی مثالیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قدرت کی ہر صنعت میں ایک مستحکم اور مربوط نظام ہمیں نظر آتا ہے۔ لیکن افسوس کہ آج مسلمان جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں حکومتوں اور دولتوں کی فراوانی کے باوجود جو انتشار کی کیفیت سے دوچار ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ حبل اللہ سے مراد وہ رسی ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں اور دوسرا مخلوق کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اس رسی سے وابستہ افراد جہاں آپس میں تسبیح کے دانوں کی طرح متحد رہتے ہیں وہاں خدا تعالیٰ سے اُن کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اور یہی خلافت کی بنیادی برکات ہیں جن سے جماعت احمدیہ فیضیاب ہو رہی ہے۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

سینٹرل جیل پھانسی گھاٹ سکھر سے

ایک ایمان افروز خط

پاکستان میں جن احمدیوں کو حکومت کی طرف سے ستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے ان میں پروفیسر ناصر قریشی صاحب بھی شامل ہیں۔ آپ کو اور آپ کے بھائی مکرم رفیع ناصر صاحب کو حال ہی میں سکھر کیس میں سزائے موت سنائی گئی ہے۔ موصوف نے پھانسی گھاٹ سکھر سے اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک خط لکھا ہے جو ذیل میں شائع کیا جارہا ہے۔ احباب کرام تمام اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد معجزانہ طور پر رہائی عطا فرمائے۔ اور دشمنوں کے منصوبہ کو خائب و خاسر فرمائے۔ آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سینٹرل جیل پھانسی گھاٹ سکھر

۱۴ر مارچ ۱۹۸۶ء

میرے پیارے آقا!

مجبور قیدی کا سلام قبول ہو۔

آج میرے بچے اور دیگر احباب ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ آپ کا ارسال کردہ تحفہ آنکھوں سے لگایا جس غلام کا آقا اتنا پیار کرنے والا ہو، وہ غلام اپنی خوش قسمتی پر رشک بھتنا بھی کرے کم ہے۔ میں نے بچوں سے کہا ہے کہ حضور کا لندن سے بھیجا ہوا فوٹو مجھے دے جائیں۔ تنہائی میں اپنا دکھ سکھ تو سنا سکوں گا۔ حضور! بعض لوگ بوقتِ ملاقات فرطِ جذبات سے ہاتھ چومتے ہیں۔ بعض سینہ بھی تنا کر اس حالت میں پاؤں پر گر کر ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بعض احباب بڑے ہی جذباتی خطوط کے ذریعے خاکسار کا حوصلہ بڑھاتے ہیں۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے سلاخوں سے منہ چومتے ہیں اور بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ابو! ہم مسکراتے ہیں اور آپ کو دیکھ کر ہمارا دل پہاڑ ہو جاتا ہے۔ ایک نیا ولولہ اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ سب سے چھوٹا بچہ معصوم ننھے ننھے ہاتھ گالوں پر پھیر کر کہتا ہے کہ ابو! آپ کے لئے آئندہ آؤں تو کیا لاؤں؟ اسے کیا پتہ کہ یہ جملے مجھے کتنا سکون دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے بے شمار فضل فرمائے۔ حضور! یہ دکھی دل کی آواز پہلی کوشش ہے، شاعری کے انداز میں حالِ دل ہے اور عقیدت کے انداز میں نذرانہ ہے

قیدِ زنداں سے کہتا ہے یہ دل گھبرا کر
آہ کس جرم میں ہیں جان کے ہم کو لائے
ملک والے تو سمجھتے نہیں انساں ہم کو
آ مدد کو میری اس حال میں کملی والے
خط جو ملتا ہے کبھی آپ کا ملتا ہے سکوں
چھوڑ کر دیس کو پردیس میں جانیوالے
ہے یہ حسرت کہ میں دیکھوں تیرا جلوہ آقا
ہم مسافر ہیں بڑی دور ہیں جانے والے
جب بھی ہم نے درِ زنداں سے ٹکرایا سر
عرش سے آئی صدا جلد ہیں آنے والے
چھوڑ یہ نالہ و فریاد، صبر کر ناصر
جلد آجائیں گے اس دور کو کھلنے والے

حضور! حسرت ہے کہ احباب جماعت کے خطوط بھی آتے۔ ایک خط ناظر اعلیٰ صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے سزائے موت سننے سے پہلے آیا تھا، یا آپ کے نوازش نامے ملتے ہیں۔ لیکن باہر کی جماعتوں سے بھی اگر خطوط ملتے رہیں تو دھیان ان کو پڑھنے اور جواب لکھنے میں لگا رہے گا۔ چاروں طرف وارڈ میں تقریباً 32 قیدی سزائے موت کے ہیں۔ ان کو دیکھ کر ان کی بدقسمتی پر افسوس ہوتا ہے۔ اس کسمپرسی میں بھی ان کا غرور کم نظر نہیں آتا۔ اللہ ان پر رحم کرے۔ ان سب میں سے ہمارے چہرے ہشاش بشاش ہوتے ہیں۔ جیل کا عملہ بڑی خوش اخلاقی سے پیش آتا ہے۔ میری اتنی التجا ہے کہ دعا کریں اللہ ان زمینی خداؤں کے فیصلہ کو تار تار کر دے۔ موت برحق ہے۔ لیکن ان کی دی ہوئی سزائے موت کو میں اپنی توہین سمجھتا ہوں۔ میں یہ برداشت کرنے کو تیار نہیں کہ میرے بعد میری اولاد پر بھی یہی لیبل لگ جائے گا کہ یہ اس باپ کی اولاد ہے جس نے مسجد پر بم مارنے کے جرم میں سزائے موت پائی۔ میں باعزت بری ہونا چاہتا ہوں۔ کیونکہ بے گناہ ہوں اور بے گناہ۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری اس دعا کو قبول فرمائے۔ میرے ساتھ میرا بھائی رفیع احمد جو مجھ سے دس سال چھوٹا ہے۔ ساتھ والے CELL میں بند ہے، خاموش تماشائی ہے اسے دیکھ کر مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے۔ رات کو اور دن کو اکثر آواز دے دے کر اسے تسلیاں دیتا ہوں۔ اس کے بھی چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ جو ملاقات پر سلاخوں کے باہر سے ہاتھ جھکو کر اپنے باپ کا منہ دھوتے ہیں۔ اس کے لئے دعا کریں۔ ہم تو آموں کے موسم کے انتظار میں ہیں۔

یہ نہ ہو روتے ہی رہ جائیں تیرے در کے فقیر
اور ہنس ہنس کے روانہ ہوں رلانے والے
ہم نہ ہوں گے تو ہمیں کیا؟ کوئی کل کیا دیکھے
آج دکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے
چھین لے ان سے زمانے کی عناں مالکِ وقت
بنے پھرتے ہیں کم اوقات زمانے والے

حضور! آپ کے اس منظوم کلام کے بعد اس خط کو بند کرتا ہوں۔ خدا کرے آپ جلد اپنے وطن واپس آئیں۔ آمین۔

حضور کا خادم:-

پروفیسر ناصر احمد عفی اللہ عنہ

(بشکریہ ہفت روزہ "النصر" لندن مجریہ ۱۸ر اپریل ۱۹۸۶ء)

غزل

ان گنت فسانوں کا اِک یہی فسانہ تھا
موت کے لئے جینا کیا حسین بہانہ تھا
یاد بھی نہیں اب تو اس کا بے نشاں چہرہ
جس سے چھپ کے ملنے کا سلسلہ پرانا تھا
پھر خودی کا مندر تھا اور انا کی دیوی پر
کائناتی محبت کو بھینٹ بھی چڑھانا تھا
دور ہی کچھ ایسا تھا میں کسی سے کیا کہتا
ذہن کی چتا ہی میں سوچ کو جلانا تھا
جنگلی درندوں پہ رحم کھانے والوں کا
اپنے گھر کی چڑیوں پہ کیا غضب نشانہ تھا
بند کر دیا لیکن یہ تو سوچ لینا تھا
اب تو زاہدوں کا ہی میکدہ ٹھکانہ تھا
کہنے کو تو "نامسلم" کہہ دیا فقیہوں نے
مجھ کو میرے مذہب کا نام بھی بتانا تھا
کیا کٹھن مراحل تھے مصلحت کے کیکر پہ
صدق کے انگوروں کی بیل کو چڑھانا تھا
زہر نے بڑی جلدی جسم میں سرایت کی
ورنہ میں نے تھوڑا سچ اور بول جانا تھا
شاعری سے گو طارق نسبتیں نہ تھیں لیکن
مستعار لمحوں کا قرض بھی چکانا تھا

ڈاکٹر مرزا طارق احمد (لندن)

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کا یہ اٹل قانون ہے کہ اپنے رسولوں سے کئے گئے وعدوں کو کبھی نہیں ٹالتا وہ عزیز بھی ہے اور ذوانتقام بھی بنے گا

خدا تعالیٰ کے انتقام کی چکی چل پڑی ہے اگر ذرا بھی کسی میں حیا اور غیرت اور معمولی فراست ہو وہ خوب اچھی طرح محسوس کر سکتا ہے کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے

ہم لوگ بلند باتوں اور اونچی چیزوں کیلئے پیدا کئے گئے ہیں جماعت احمدیہ کو اس دور سے گزرتے ہوئے ان اداؤں کے ساتھ یہ رستے طے کرنا ہے جو اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ گروہ کی ادائیں ہیں

نئے زمین اور آسمان کیلئے کوشش اور دعائیں کریں اور اپنے زمین و آسمان تو ضرور بدلیں یہ دور انقلابی تبدیلیوں کا تقاضا کر رہا ہے!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ جو حضور انور نے مورخہ ۲۵ شہادت ۱۳۶۵ ہش بمطابق ۲۵ اپریل ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لندن ارشاد فرمایا۔ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔

(قائم مقام مدیر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی:۔

وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ۝ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ (ابراہیم: ۴۶ تا ۴۹)

پھر حضور نے فرمایا:۔

یہ چند آیات جو سورۂ ابراہیم کے آخر سے لی گئی ہیں ان میں پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ۝

اس میں اول مخاطب تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین ہی ہیں لیکن وہ سارے مخالفین بھی اس میں شامل ہیں جو قیامت تک اس ذیل میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ اور وہ سارے مخالفین مخاطب ہیں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس سے پہلے تنبیہات پہنچ چکی ہیں اور عبرتوں کے سامان ان کے لئے مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم ان لوگوں کے مساکن میں رہ رہے ہو، ان بستیوں میں رہ رہے ہو، ان گھروں میں بس رہے ہو جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کئے تھے۔ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ اور خوب اچھی طرح تم پر روشن ہو چکا ہے کہ پھر ہم نے ان سے کیسا سلوک کیا تھا۔ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ اور ہم نے تو مثالیں دے دے کر کھول کھول کر یہ معاملات تمہیں خوب سمجھا دیئے۔ مگر اس کے باوجود یہ لوگ مکر سے باز نہ آئے وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ جو کچھ ان سے ہو سکتا تھا وہ مکر کر گزرے۔ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ کا مطلب ہے اپنے مکر کو اپنی ہمہ استطاعت تک انتہا تک پہنچا دیا۔ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ اور ان کا مکر اللہ کے پاس ہے۔ اس کا مطلب کہ اللہ کے پاس ان کا مکر ہے یہ ہے کہ مکر اگر نظر اور احاطے سے باہر ہو تو پھر وہ خطرناک ہوتا ہے عموماً مکر مخفی کر کے کئے جاتے ہیں۔ تدبیروں پر اخفاء کے پردے ڈالے جاتے ہیں تاکہ جب یہ اچانک ظاہر ہو تو زیادہ سے زیادہ نقصان اپنے دشمن کو پہنچا سکے۔ لیکن جو مکر اس کی نظر سے اوجھل نہ ہو جس کے خلاف مکر کیا جا رہا ہے بلکہ یہی نہیں بلکہ وہ اس مکر کی ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ کا یہ مطلب ہے کہ ان کا مکر تو خدا کے حضور ایک ایسی معمولی سی چیز کی طرح پیش نظر ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے خدا کی تقدیر اس مکر کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے

چنانچہ آیت کا اگلا ٹکڑا اسی مضمون کو نمایاں کر رہا ہے۔ فرمایا وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ۔ کہ خواہ ان کے مکر کی حیثیت اتنی بڑی کیوں نہ ہو خواہ ان کا مکر اتنا خطرناک ہی کیوں نہ ہو کہ پہاڑ اس مکر سے ٹل جائیں۔ اس کے بعد جو بظاہر ایک ادھورا فقرہ ہے اور انسان توقع رکھتا ہے کہ جواب آئے گا۔ اس کے بعد اس کا جواب نہیں ہے۔ اِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ اگر ان کا مکر اتنا بڑا بھی ہو کہ پہاڑ ٹل جائیں آگے کیا ہے۔ پھر اس کا جواب نہیں آیا۔ تو لازماً اس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے اور یہ اسی کی تشریح ہے اور وہ جواب ہے وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ کہ خواہ پہاڑوں کو ٹلا دینے والے مکر ہی وہ اختیار کریں تب بھی ان کا مکر اس کے حضور ایک معمولی سی چیز کے طور پر سامنے رہتا ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اور اس کے معاً بعد کفار سے خطاب چھوڑ کر خدا تعالیٰ مومنوں سے مخاطب ہوتا ہے فرماتا ہے۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ ۝

تو ہرگز یہ گمان نہ کر کہ اللہ رسولوں کے ساتھ کئے گئے اپنے وعدوں کو ٹلا دے گا ان سے منحرف ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں جو وعدے خدا تعالیٰ اپنے رسولوں سے کرتا چلا آیا ہے ان سے وہ کبھی منحرف نہیں ہوگا۔ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔ خدا تعالیٰ یقیناً بہت غلبے والا اور قوت والا انتقام لینے والا ہے۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب فرما کر کہ خدا تعالیٰ وعدوں کو ٹالنے والا نہیں یہ نہیں فرمایا کہ تیرے ساتھ جو وعدے کئے گئے ہیں ان کو نہیں ٹالے گا بلکہ یہ بیان ایک اللہ کی سنت کا بیان ہو رہا ہے جو ہمیشہ سے چلی آ رہی ہے اگر یہ تفریق نہیں دکھانا مقصود کہ جو وعدے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے فرمائے ہیں خصوصیت کی وجہ سے ان کو نہیں ٹالے گا بلکہ فرمایا کہ جو وعدے رسولوں سے میں کرتا ہوں خواہ ان کی کوئی بھی حیثیت ہو اول ہوں آخر ہوں، ادنیٰ نظر آئیں یا اعلیٰ دکھائی دیں۔ خدا کا یہ اٹل قانون ہے کہ

رسولوں سے کئے ہوئے وعدوں کو

کبھی وہ نہیں ٹالتا۔ اس میں ایک عظیم الشان قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی جگہ کسی حیثیت میں بھی کوئی رسول آیا ہو یا کسی جگہ کسی حیثیت سے بھی کوئی رسول آنے والا ہو یہ اٹل قانون ہے خدا تعالیٰ کا کہ رسولوں کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو خدا کسی صورت میں نہیں ٹالے گا۔ اور عزیز بھی بنے گا اور ذوانتقام بھی بنے گا۔ عزیز کا مطلب ہے جو غالب ہو اور قدرت رکھتا ہو غلبے پر اور اس کا غلبہ اس کے لئے عزت کے سامان بھی پیدا کرے یعنی تحقیر اس غلبے کا حصہ نہ ہو کہ غلبے کے نتیجے میں دنیا اس کو تحقیر کی نظر سے دیکھنے لگے۔ عزیز کے لفظ کو اس لحاظ سے سمجھنا ضروری ہے کہ غلبہ تو بڑے بڑے ڈاکوؤں کا بھی ہو جاتا ہے ہٹلر بھی غالب آ گیا تھا ہلاکو خان بھی غالب آ گیا تھا لیکن ان کا غلبہ عزیز کا غلبہ نہیں تھا کیونکہ اس غلبے کے ساتھ ذلتیں وابستہ تھیں۔ اس غلبے کے ساتھ ہمیشہ کی بدنامیاں آنے والی لعنتیں بھی وابستہ تھیں۔ جب تک ان کا نام زندہ رہے گا

[illegible] ان کے ساتھ ان لعنتوں کو بھی زندہ رکھا جائے گا جو بعض ظالموں نے اپنے [illegible] کمائی ہیں اور ایسی کمائی کہ نسلاً بعد نسلٍ بھی وہ ختم نہیں ہوتیں۔ لیکن جب

عزیز کا غلبہ ہوتا ہے

[illegible] ساتھ عزت کا مفہوم لازم ہے۔ اسی لئے عزت اور عزیز بظاہر دو [illegible] چیزیں ہیں لیکن ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح جڑی ہوئی ہیں یہ مفہوم [illegible] کرتا ہے تو عزیز کا غلبہ ہوگا اور وہ انتقام کا [illegible] انتقام لینے والا ہے۔ [illegible] انتقام، انتقام والا خدا غالب آئے گا جس [illegible] یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے بتایا تھا دشمن وہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں [illegible] گے [illegible] کہ بار بار متنبہ کیا گیا، باوجود اس کے کہ وہ ان لوگوں [illegible] سنگسار [illegible] ان حملوں کی تشہیر جہاں ان سے [illegible] بعض لوگوں کو سزا ملی تھی اور خدا تعالیٰ نے پھر کھول کھول کر نشانیں بھی [illegible] سامنے رکھ دیں۔ خود انتقام کے غلبے سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ وہ ان [illegible] عبرت حاصل نہیں کریں گے اور فائدہ نہیں اٹھائیں گے اور لازماً اللہ [illegible] ان سے ان کی [illegible] زیادتیوں کا انتقام لے گا۔

آج کل جو پاکستان میں حالات ظاہر ہو رہے ہیں وہ انہی پیشگی خبروں کے [illegible] ظاہر ہو رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے انتقام کی چکی چلنا شروع ہو چکی ہے اور بعض پہلو [illegible] اسی قدر شدت کے ساتھ چل رہی ہے کہ اگر ذرا بھی کسی میں حیا اور غیرت ہو [illegible] اس سے اندازہ لگا سکتا ہے تو وہ خوب اچھی طرح محسوس کر سکتا ہے کہ [illegible] میں کیا ہو رہا ہے۔ یہ وہ حکومت ہے موجودہ، جس نے اپنے تمام ذرائع [illegible] کو استعمال کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہانت کی [illegible] کی۔ کبھی پاکستان کی تاریخ میں کسی مخالف کے گروہ نے یا کسی حکومت [illegible] گروہ نے اس قدر ظلم اور زیادتی سے کام نہیں لیا تھا جس طرح موجودہ [illegible] نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر گند اچھالنے [illegible] زبان اور زیادتی سے کام لیا۔ اور اس وقت جو پاکستان کی گلیوں اور [illegible] ہر گلی میں ہو رہا ہے۔ وہ

نہایت عبرتناک تصویر ہے

نہایت خطرناک گند اچھالا جا رہا ہے موجودہ صدر کے اوپر اور یہی صدر جو سابق ڈکٹیٹر ہیں جو ذمہ دار ہیں اس سارے ظلم کے۔ کہ لکھنے والے اخباروں میں بھی [illegible] رہے ہیں اور رپورٹیں دوسرے ذرائع سے بھی پہنچ رہی ہیں کہ پاکستان کی تاریخ [illegible] کسی شخص واحد کو اتنی گندی گالیاں اس کثرت اور اس شدت کے ساتھ [illegible] جوش اور جذبے کے ساتھ نہیں دی گئیں۔ اتنے بڑے جتنے کبھی اکٹھے نہیں [illegible] ان شہروں میں، اور ان سب کے کھلے انسانوں نے جن میں بعض دفعہ پندرہ پندرہ لاکھ انسان شامل ہوتے تھے یک آواز شدید گندی زبان استعمال کی ہے موجودہ صدر کے خلاف اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ ہر گلی میں ہو رہا ہے، ہر قصبہ میں ہو رہا ہے [illegible] ایک نفرت کا جو آتش کھڑا ہوا ہے، ایک لعنتوں کی بوچھاڑ ہے جو [illegible] طرح نازل ہو رہی ہے ان محلات پر اب یہ وہ خدا کی تقدیر نہیں ہے تو [illegible] یہ وہی خدا جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں رسولوں کے ساتھ [illegible] والوں کو کبھی ٹالا نہیں کرتا۔ اسی [illegible] آخر ان کو آیا جس نے حضرت [illegible] موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت پر ہاتھ ڈالا خدا کی تقدیر نے [illegible] کی عزت پر ہاتھ ڈال دیا ہے اور یہ جاری رہنے والا سلسلہ ہے یہ [illegible] والا سلسلہ نہیں۔ ان کی ذلتوں کی کوششیں تو پھر سانس لے کر

مر جائیں گی اور جن [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت دنیا میں زیادہ چمکتی چلی جائے گی۔ زیادہ بلند ہوتی چلی جائے گی۔ لیکن ان کی ذلتیں اور زیادہ [illegible] کی راہیں دیکھیں گی [illegible] اور زیادہ ذلت میں گرتے چلے جاتے ہیں اور ان کے حالات بڑھتے چلے جائیں گے۔ اسلام بعد نسل [illegible] اہل علم [illegible] ذلیل بھی [illegible] جائیں گے۔ یہ ہے خدا کی تقدیر جو ظاہر ہوتی ہے [illegible] عبرت کے عجیب نشان پیدا کرتی ہے مگر جن کی آنکھیں نہ ہوں جن کو بصیرت نہ ہو ان کو نظر نہیں آتا۔

پاکستان [illegible] لوگ [illegible] عجیب بات یہ ہے کہ جن پر اس حکومت نے بنا رکھی تھی اور جن کو خوش کرنے کے لئے یا جن کو اپنے ساتھ ملانے کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی گئی تھی یعنی

مُلّاؤں کا ٹولہ

وہ بھی اب عوام کی ہمنوا ہو کر وہ سب گند اچھال رہے ہیں موجودہ صدر کے اوپر اور بعض صورتوں میں تو مولوی زیادہ گالیاں دے رہے ہیں اور دعا بازی جو کچھ کہنا ہے وہ کہہ رہے ہیں۔ کچھ ایسی باتیں بھی کہتے ہیں کہ کوئی شریف انسان عام مجالس میں بھی ان کو بیان نہیں کر سکتا کجا یہ کہ مساجد میں ان کا ذکر کیا جائے۔ اس لئے عبرت کا عجیب مقام ہے کہ جن کو اپنا سمجھ کر جن کو خوش کرنے کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں بے حیائی کی ساری حدیں توڑی گئی تھیں وہ اب ان بے حیائی کی حدیں توڑنے والوں کے خلاف بے حیائی کی ساری حدیں توڑ رہے ہیں۔ اور ہر قسم کے گندے ناموں سے ان کو یاد کر رہے ہیں اور ہر قسم کے گندے الزام لگاتے چلے جا رہے ہیں۔ کوئی طاقت نہیں رہی حکومت کے پاس اب ان کا جواب دینے کی۔ اور یہ سلسلہ معلوم ہوتا ہے ابھی [illegible] چلے گا اور۔ اور یہ جو انقلاب سے پہلے کے دور لمبے ہوتے ہیں اتنے ہی زیادہ تکلیف بھی پیدا کرتے ہیں۔

لیکن جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں۔ گزشتہ ایک خطبے میں بھی میں نے بار بار مختلف رنگ میں سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ ایسے موقع پر ہمیں چھچھورے پن کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ پست ہمتی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔

ہم لوگ بلند باتوں کے لئے

اونچی چیزوں کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ہمارے حوصلے وسیع ہونے چاہئیں۔ گالیوں اور ذلتوں پر خوش ہونا تو خود کمینے لوگوں کا کام ہے۔ ہمارے لئے عبرت کا مقام ہے اور خوش ہونا اور کسی کے دکھ پر ناچنا اور شادیانے بجانے، اس چیز میں اور عبرت میں ایک بہت بڑا فرق ہے۔

چنانچہ قرآن کریم بار بار یہ توجہ دلاتا ہے فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَلْبَابِ یہ نہیں فرمایا کہ خوشی سے اچھلو اور کودو۔ فرمایا کہ عبرت حاصل کرو اے اولی الالباب کہ اگر تم راہ حق سے ہٹو گے تو تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جائے گا اگر تم اپنی حیثیتوں کو بھول جاؤ گے یا تمہاری آئندہ آنے والی نسلیں اس قسم کی غلطیاں کریں گی تو ان کے ساتھ بھی خدا کی تقدیر یہی سلوک کرے گی۔ اس لئے استغفار سے کام لو اور عبرت حاصل کرو اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔ ان باتوں کو اختیار کرو جو خدا کو پسندیدہ ہیں اور ان باتوں سے بچو جو خدا کے غضب کو کھینچنے والی باتیں بن جایا کرتی ہیں۔

تمہارے خیالوں سے شاعر آتا ہیں گر دی دیکھتے ہیں جھپٹ اور خفا سے اُس کے ہو گئے ہیں
(آتش [illegible])

منجانب: گلوب ایکسپورٹ مینوفیکچررز ۱۴ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: ۲۷۰۴۴
گرام: GLOBEXPORT

تو جماعت احمدیہ کو اس دور سے گزرتے ہوئے ان اداؤں کے ساتھ یہ رستہ طے کرنا چاہیئے جو اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ گروہ کی ادائیں ہیں (جن) کو قرآن کریم نے خوب کھول کر بیان فرمایا ہے زیادہ استغفار سے کام لیں، زیادہ منکسر المزاجی سے کام لیں، زیادہ خدا کی طرف متوجہ ہوں اور ان ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ ہوں جو ایسے ادوار کے بعد الٰہی جماعتوں پہ پڑا کرتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس کے معاً بعد یہ فرمایا

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

کہ اس دن یا اس دور میں تُبَدَّلُ الْأَرْضُ زمین تبدیل کر دی جائے گی۔ وَالسَّمٰوٰتُ اور آسمان بھی تبدیل کر دیے جائیں گے وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اور خدائے واحد و قہار کی طرف بہ نکل کھڑے ہوں گے یعنی جوق در جوق لوگ اللہ کی طرف خدائے واحد و یگانہ کی طرف رُخ کریں گے۔ اس مضمون کا اس سے کیا تعلق ہے۔ دراصل اگر آپ اس کو موجودہ واقعات پر چسپاں کر کے دیکھیں تو تب آپ کو سمجھ آئے گی۔ جس قسم کے واقعات پاکستان کی سرزمین پر ہو رہے ہیں

یہ تو ایسی زمین نہیں ہے

جس پر مومن خوش ہو سکے۔ یعنی یہ کیا ادائیں ہیں یہ خدا کی جماعتوں کی ادائیں تو نہیں ہیں۔ یہ وہ ادائیں تو نہیں ہیں جو انبیاء اپنے ماننے والوں میں پیدا کیا کرتے ہیں کہ سارے ملک کو گندگی سے بھر دو خواہ دشمن کے خلاف ہی ہو غلیظ زبان استعمال کرو، ماؤں بہنوں کی عزت کا کوئی احساس نہ کرو جو معصوم ہیں ان کو بھی اپنے غضب کی چکی میں پیستے چلے جاؤ یہ تو کوئی وہ طریق نہیں ہے جو قرآن اور سنت ہمیں سکھاتے ہیں یا جو انبیاء کی سنت ہمیشہ سے چلی آئی ہے اس لئے فرمایا کہ یہ جو زمین تم دیکھ رہے ہو جس زمین پر انقلاب برپا ہونے والا ہے اس زمین کو تبدیل کرنا پڑے گا۔ اور اس زمین کو تبدیل ہونا پڑے گا اور اس تبدیلی کی ساری ذمہ داری مومنوں پر عائد ہوتی ہے اور ان کے آسمان کو بھی بدلنا ہوگا کیونکہ ان کی روحانی حالت بھی خراب ہو چکی ہے ان کی دنیاوی حالت بھی خراب ہو چکی ہے ایک ایسی قوم جو بار بار ایسے ابتلاؤں کے دور سے گزرتی ہو اور سنبھلنے کی بجائے ہر دفعہ پہلے سے زیادہ خراب حالت میں اپنے آپ کو پائے جس کے اخلاق کا دیوالیہ پٹ رہا ہو جس کے ساتھ دنیا کے ہر قسم کے مظالم توڑے جا رہے ہوں اور اس کو پتہ نہ ہو میرے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔ ان کی زمین بھی بدلانی ہوگی اور ان کے آسمان بھی بدلانے ہوں گے اور اس تبدیلی میں جماعت احمدیہ کو سب سے زیادہ

اہم کردار ادا کرنا ہے

زمین کے لحاظ سے ان لوگوں کو دیکھیں کہ پاکستان کے عوام کتنے مظلوم ہیں کتنی دفعہ یہ کہانی دُہرائی گئی ہے کہ ملک کی اپنی فوج نے غیر قوموں سے بچانے کی بجائے خود اپنے ملک پر قبضہ کر لیا۔ اب بظاہر یہ کتنی بے وقوفوں والی بات نظر آتی ہے سمجھ میں آنے والی بات ہی نہیں ہے کہ جو چوکیدار رکھے تھے کہ ڈاکوؤں سے بچاؤ اور وہ اپنے گھر کے مالک بن کے بیٹھ گئے اور ساری دولت پر قابض ہو گئے اور گھر کے مکینوں کو غلام بنا لیا۔ یہ ایک دفعہ نہیں ہوا دو دفعہ نہیں ہوا کئی دفعہ ہو چکا ہے اور دھمکی دی جا رہی ہے کہ اگر پھر تم لوگ باز نہیں آئے اپنا حق مانگنے سے تو پھر یہی کر سکتے ہیں ہم۔ اس لئے خاموشی اختیار کرو۔ ایسی قوم ہر دفعہ جب اس قبضے سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے تو گندی گالیوں کے ذریعہ نکلنے کی کوشش کرتی ہے اور اس کے مقابل پر خون ناحق کے ذریعے ان کی تحریکات کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے بہت سے عوام گالیاں دیتے شور مچاتے چھاتیاں پیٹتے بعض گورنمنٹ کے اداروں کو آگ لگاتے ہوئے بعض کھلم کھلا گولیوں کے منہ میں چھلانگیں مارتے ہوئے اپنے غیض و غضب کا اظہار کر دیتے ہیں اور ایک انقلاب برپا ہو جاتا ہے اور ان کی حالت وہی رہتی ہے بے چاروں کی تُبَدَّلُ الْأَرْضُ وَالسَّمٰوٰتُ کا کوئی نظارہ دنیا نہیں دیکھتی پھر، جو معنی خیز انقلابات کا ایک لازمہ ہونے چاہئیں۔ یہ ہے قرآن کریم کا اعلان کہ اگر ایسی تبدیلیاں واقع ہوں اگر خدا کا انتقام ظاہر ہو اور پھر ان کے زمین آسمان نہ بدلائے جائیں تو وہ الٰہی انقلاب نہیں ہے وہ کوئی اور ذلیل چیز ہے جس کا جو بھی نام رکھ لو لیکن اُسے

الٰہی انقلاب قرار نہیں دیا جا سکتا

حالت یہ ہے کہ پھر پہلے سے بھی زیادہ بدتر حال میں یہ بیچارے لوٹے جاتے ہیں قربانیاں دیتے ہیں، اپنا خون بہاتے ہیں گلیوں میں، عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں بچے یتیم ہو جاتے ہیں اور کوئی ان کا پُرسانِ حال نہیں ہوتا۔ اسی طرح مزدور ترستا ہے اپنے حقوق کے لئے جیسے پہلے ترسا کرتا تھا اسی طرح حکومت کا نوکر ہو یا غیر نوکر ہو، آزاد تجارت کرنے والا ہو یا زمیندار ہو سب کی حالت پہلے سے بدتر ہوتی چلی جا رہی ہے سارا معاشرہ دُکھوں سے بھر گیا ہے کسی شہر کے سلمز (slums) میں آپ جا کے دیکھیں اب تو اکثر آبادیاں شہروں کی سلمز (slums) بن چکی ہیں۔ سڑکیں اُکھڑی ہوئی ہیں کوئی پُرسانِ حال نہیں ہے۔ نہروں میں پانی سوکھ گئے ہیں، جو تقسیم ہے اس میں ظلم شامل ہو گیا ہے۔ انصاف کی تقسیم کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا۔ سڑکوں کی بجائے گھر بننے لگ جاتے ہیں۔ گھروں کی بجائے زمینیں خریدی جانے لگتی ہیں۔ یعنی وہ ادارے جنہوں نے حکومتوں کے گھر بنانے ہیں ان کی زمینیں بن رہی ہیں۔ گھروں کی بجائے وہ ادارے جنہوں نے سڑکیں بنانی ہیں سڑکوں کی بجائے ان کے اپنے گھر بن رہے ہیں۔ کوئی ایک بھی کل سیدھی نہیں اور دن بدن زیادہ سے زیادہ بگڑتی چلی جا رہی ہے۔ اتنے دُکھی ہیں لوگ، اس قدر مصیبتوں میں مبتلا ہیں کہ روزمرہ کی زندگی ایک عذاب بن گئی ہے اور کوئی بیمار ہو تو پوچھنے والا کوئی نہیں۔ کوئی مر جائے تو کوئی ہمدردی کرنے والا نہیں۔ چوری ہو، ڈاکہ ہو سب اپنے حال میں مگن ہیں۔ یہاں تک کہ غربت جو ہے وہ پھر کفر کی راہ اختیار کرتی ہے۔ بے حیائی بن کر بازاروں میں بکنے لگتی ہے۔ پاکستان کے کسی ایک شہر کے غریب علاقے میں آپ جا کے دیکھیں تب آپ کو اندازہ ہوگا کہ کتنا دُکھی ملک ہے اور جب انقلاب آتا ہے گالیوں اور شور اور فساد اور دنگے کے ذریعے آتا ہے اور بعد میں پہلے سے زیادہ دُکھ چھوڑ جاتا ہے اس لئے جماعت احمدیہ کے اوپر بھاری ذمہ داری ہے قرآن کریم کا پیغام آپ کو یہ ہے کہ آپ نے نئی زمین اور نئے آسمان کے لئے کوشش کرنی ہے آپ ہرگز کسی انقلاب سے راضی نہ ہوں جو دنیا کے حالات بدلوانے والا انقلاب نہ ہو جو ان کی دنیاوی زندگی میں بھی تبدیلی پیدا نہ کر سکے اور جو ان کی روحانی زندگی میں بھی تبدیلی پیدا نہ کر سکے اس انقلاب پر مومن راضی ہو جائیں! یہ کیسے ممکن ہے ایسے چھوٹے اور سطحی اور پست خیالات والوں کا ربِّ عظیم سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ربِّ اعلیٰ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے مومنوں کی جماعت کو ان حالات پر نظر ڈال کر

عبرت حاصل کرنی چاہیئے

اور وہ عزائم پہلے سے زیادہ بلند کرنے چاہئیں۔ وہ ہمتیں پہلے سے زیادہ مضبوط کرنی چاہئیں۔ ان ارادوں کو مزید قوت و دیعت کرنی چاہیئے۔

هُوَ النَّاصِرُ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
فون نمبر :- ۶۱۷۰۶۹
الرؤف جیولرز
۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی

اپنے عمل کی طاقت کو بڑھانا چاہیئے جن کے ذریعے دنیا میں دائمی اور حقیقی انقلاب برپا کئے جاتے ہیں ان غربتوں کا علاج بھی جماعت احمدیہ کے پاس ہے اور جماعت احمدیہ ہی کے ذریعے ہوگا۔ ان ناانصافیوں کا علاج بھی جماعت احمدیہ ہی کے پاس ہے اور جماعت احمدیہ ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ان کی روحانی بدحالی اور بے راہ روی کا علاج بھی جماعت احمدیہ ہی کے پاس ہے اور جماعت احمدیہ ہی کے ذریعہ ہوگا۔ اس لئے ان عظیم کاموں کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ یہ عبرت ہے جو ان حالات سے حاصل کی جاتی ہے اور نئے زمین و آسمان کے لئے کوشش بھی کریں اور دعائیں بھی کریں۔ اور

اپنے زمین و آسمان تو ضرور بدلیں

کیونکہ اگر آپ کے زمین و آسمان نہ بدلے گئے تو آپ نے دنیا کے زمین و آسمان کیسے تبدیل کرنے ہیں۔ "انقلابی روحانی تبدیلیوں کا تقاضا کر رہا ہے یہ دور۔ ایسی تبدیلیاں کہ جماعت کے اندرونی حالات، دنیاوی حالات بھی درست ہو جائیں اور بیرونی حالات اور روحانی حالات بھی درست ہو جائیں۔ میں جب بار بار زور دیتا ہوں، عائلی جھگڑوں کو مٹانے کے لئے آپس میں محبت کا ماحول پیدا کرنے کے لئے، مالی لحاظ سے اپنے دیانتداری کے معیار کو بڑھانے کے لئے، اپنے تقویٰ کے معیار کو اونچا کرنے کے لئے تو یہ سارے نئے زمین و آسمان جو ہم نے پیدا کرنے ہیں ان کا مضمون میرے سامنے ہوتا ہے اور میں فکر کرتا ہوں۔ اس لئے وہ احمدی جو مجھے خط لکھتے ہیں کہ الحمد للہ وہ سب کچھ ہو گیا جس کی ہم توقع کر رہے تھے مجھے ان پر رحم آتا ہے۔ یہ تو آرائش خم کاکل ہے یعنی جس طرح کوئی اپنے حسن میں مگن خود اپنی زلفوں کو سدھارتا ہے اور خوش ہوتا چلا جاتا ہے لیکن کچھ ہیں جو اس کو دیکھ کر اندیشہ ہائے دور دراز میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

پس وہ انقلاب جو نتائج سے خالی ہوں، وہ انقلاب جن کے عقب میں روحانی تبدیلیاں اور پاکیزہ روحانی تبدیلیاں پیدا ہونے والی نہ ہوں، وہ انقلاب جن کے بعد قوم کی حالت نہ سدھرے اور پھر آئندہ خطرات کے انتظار میں گویا وہ بیٹھ جائے کہ کب پھر ماحول بگڑے اور کب پھر ہم اس دور سے دوبارہ گزرنے شروع ہو جائیں۔ جن انقلابات کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ ہو، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ انقلاب نہیں ہیں جن کا قرآن کریم کی ان آیات میں ذکر ہے کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

پس اے احمدیو!

اس عظیم الشان انقلاب کے لئے

کوشش کرو اور راضی نہ ہو اور ہرگز راضی نہ ہو اور ہرگز راضی نہ ہو جب تک اس انقلاب عظیم کا پیش خیمہ تم اپنی آنکھوں کے سامنے نہ دیکھ لو۔ جب تک اس انقلاب عظیم کے آثار تمہیں دکھائی نہ دینے لگیں جب تک اس انقلاب عظیم کی خوشبو تمہارے نتھنوں تک نہ پہنچے ہرگز راضی نہ ہو اسی کے لئے کوشش کرتے چلے جاؤ اسی کے لئے دعائیں کرتے چلے جاؤ کیونکہ ہماری جماعت الٰہی جماعت ہے اور الٰہی اغراض کے لئے پیدا کی گئی ہے۔"

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:

آج نماز جمعہ کے معاً بعد تین احمدی خواتین کی نماز جنازہ غائب ہوگی۔ ایک ہمارے سلسلہ کے مبلغ محمد حنیف یعقوب صاحب جو گی آنا ہیں آج کل مبلغ ہیں، ٹرینیڈاڈ کے ہیں، ان کی اہلیہ محترمہ وفات پا گئی ہیں۔ ایک عائشہ منتن یہ ہمارے عبدالحمید ممگو صاحب ماریشس کے ایڈوکیٹ ہیں، ان کی خوشدامنہ تھیں یہ بھی وفات پا گئی ہیں اور مبارک احمد خان صاحب محمودی (فیجی) سیکرٹری تبلیغ کی والدہ کی بھی وفات کی اطلاع ملی ہے۔ ان تینوں کی نماز جنازہ غائب جمعہ کے معاً بعد ہوگی۔

درخواست دعا: مکرم سید حمید الدین صاحب آف جمشید پور بوجہ پیرانہ سالی بیمار اور کمزور چلے آرہے ہیں کامل صحت یابی کے لئے۔ مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک صدر صوبائی مشاورتی کمیٹی کشمیر مقیم یاری پورہ بس کے حادثہ کے بعد کمزور چلے آرہے ہیں۔ کامل صحت یابی اور ۲۲/

الوداعی تقاریب

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے نئے صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ بھارت کے انتخاب کی منظوری موصول ہونے پر مجلس عاملہ مرکزیہ نے سابق صدر محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کو الوداع کہنے اور نئے صدر محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری کے استقبال کی غرض سے ۱۳ر اپریل ۱۹۸۶ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے احاطہ میں ایک تقریب کا اہتمام کیا جو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے سابق صدر صاحب کی خدمت میں الوداعی سپاسنامہ پیش کیا۔ بعدہٗ محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے مختصر تقاریر کیں۔ آخر میں محترم صدر اجلاس نے سلسلہ کی خدمات کو فضل الٰہی جاننے اور پھر ان خدمات کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے رہنے کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دعا کے بعد ٹی پارٹی میں جملہ اراکین مجلس انصاراللہ مقامی اور بعض مہمانان کرام شریک ہوئے۔

قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ قادیان

(۲) مورخہ ۳۰ر اپریل ۱۹۸۶ء کو نظارت علیا نے محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب سابق نائب ناظر اعلیٰ کے اعزاز میں اور مورخہ یکم مئی ۱۹۸۶ء کو نظارت امور عامہ نے محترم فضل الٰہی خان صاحب سابق نائب ناظر امور عامہ کے اعزاز میں الوداعیہ پیش کیا۔ ہر دو تقاریب میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کے علاوہ جملہ ناظر صاحبان، افسران صیغہ جات، نائب ناظران اور بعض مبلغین کرام نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد ہر دو بزرگوں کی خدمات کا تذکرہ ہوا اور اجتماعی دعاؤں کے ساتھ انہیں الوداع کہا گیا۔ اجتماعی دعا کے بعد مختصر ٹی پارٹی کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

واضح رہے کہ ہمارے یہ دونوں درویش بھائی ریٹائرمنٹ کے بعد بھی کئی سال تک سلسلہ کی خدمات بجالانے کی توفیق پاتے رہے حتیٰ کہ ۳۰ر اپریل ۱۹۸۶ء کو مذکورہ عہدوں سے فارغ کئے گئے۔ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب درویش کو نائب ناظر اعلیٰ کے عہدہ سے قبل صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ، نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ و تعلیم اور سیکرٹری بہشتی مقبرہ اور آڈیٹر وغیرہ کے عہدوں پر اور مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش کو نظارت تعلیم اور نظارت جائیداد میں مختلف رنگ میں اور پھر کئی سال تک نائب ناظر امور عامہ کے طور پر خدمات کی سعادت ملتی رہی نیز موصوف تحریک جدید انجمن احمدیہ کے ممبر بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور آئندہ بھی خدمات کے مواقع بہم پہنچاتا رہے آمین۔

(ادارہ بدر)

ولادتیں

(۱) مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ایم اے نائب ناظر امور عامہ قادیان کے ہاں مورخہ ۷ر اپریل ۱۹۸۶ء کو بفضلہ تعالیٰ پہلی بچی تولد ہوئی ہے جس کا نام "عظمیٰ حبیب" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش کی پوتی اور مکرم محمد دین صاحب برادر درویش کی نواسی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نومولودہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم منیر احمد صاحب موصوف ایم اے اردو فائنل کے امتحان میں بفضلہ تعالیٰ نمایاں کامیابی حاصل کرکے ۱۹۸ نمبر لے کر اول آئے ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک۔ خوشی کے ان مواقع پر موصوف مبلغ پندرہ روپے شکرانہ فنڈ اور اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

خاکسار ادریس احمد اسلم۔ نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۲) خاکسار کے چھوٹے بھائی حبیب احمد صاحب غوری کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۸ر مئی ۱۹۸۶ء کو پہلے فرزند سے نوازا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے "مبارک احمد غوری" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیک و خادم دین بننے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد انعام غوری قادیان

---

۲۲ مقبول خدمات کی توفیق پانے کے لئے۔ مکرم مولوی حسام الدین صاحب راشد انچارج سلسلہ تبلیغی میدان میں کامیابی اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجالس عرفان

مرتبہ:۔ مسز ثریا غازی صاحبہ لنڈن

ذیل میں ۷، ۸ ر اور ۱۴ ر فروری ۱۹۸۶ء کی مجالس عرفان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے گئے بعض سوالوں کے جواب ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

(قائم مقام مدیر)

س: کیا صدقہ دینے والے کے گناہ صدقہ لینے والے کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں؟

ج: فرمایا کہ ہندوؤں کا یہ عقیدہ تھا کہ جب وہ کسی تکلیف میں مبتلا ہوتے تو اس کو بد اثرات کا نتیجہ سمجھتے اور اس کا صدقہ دیتے تو اس خیال سے دیتے کہ ان کے وہ بد اثرات صدقہ لینے والے کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔ ان کے مذہب میں جادو ٹونہ اور صدقہ سب کو ملا دیا گیا ہے۔ اسی عقیدے کی وجہ سے ان کا صدقہ کوئی قبول نہیں کرتا تھا جس کی وجہ سے وہ صدقے کو ایسی جگہ پر رکھ دیتے تھے جہاں سے لوگ گزریں اور اس کو گری ہوئی چیز سمجھ کر اٹھا لیں لیکن اسلامی صدقے کے ساتھ اس قسم کی کوئی فلاسفی متعلق نہیں۔ اسلام میں صدقہ دینے والا شخص صدقہ لینے والے شخص پر کوئی احسان نہیں کرتا حتیٰ کہ صدقہ دے کر احسان جتانے والے کو اللہ تعالیٰ نے سخت الفاظ میں تنبیہ کی ہے۔ فرمایا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ کہ جب تم صدقہ دیتے ہو تو تمہارا کوئی احسان نہیں ہوتا اگر تم کسی وقت یہ محسوس کرو کہ تم نے احسان کیا ہے تو صدقے کا اثر زائل ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل نہیں ہو گی۔ الاذیٰ کے معنی میں نے تکلیف کے کئے ہیں لیکن اس کا مطلب تکلیف پہنچانے والی بات بھی ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات دیئے ہوئے صدقات کا ذکر کر کے تکلیف بھی پہنچائی جا سکتی ہے ایسی حالت میں صدقہ کا اجر بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس قرآن کریم ان خدا ترس بندوں کا بھی ذکر کرتا ہے کہ جب وہ کوئی کام اللہ تعالیٰ کی خاطر کرتے ہیں تو نہ صرف یہ کہ وہ خود کوئی احسان نہیں جتاتے بلکہ اگر کوئی ان کا شکریہ بھی ادا کرے تو یہ کہہ کر منع کر دیتے ہیں لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا۔ یعنی یہ تو ہم صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر کر رہے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکریہ نہیں چاہتے۔ ان حالات میں صدقہ دینے والے کی بدی صدقہ لینے والے کی طرف کس طرح منتقل ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی اور بیمار ہو یا کسی مشکل میں پھنس جائے تو صدقہ اس لئے دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خوش ہو کر اس کی دعا کو قبول کرتے ہوئے اس کی مصیبت یا بیماری کو ختم کر دے۔

س: قرآن کریم میں مذکور حضرت عیسیٰؑ کی پیشگوئی "اسمہٗ احمد" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق براہ راست طور پر ہے یا بالواسطہ طور پر؟

ج: فرمایا دراصل حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی تمام پیشگوئیاں بنیادی طور پر آنحضرتؐ کے متعلق ہیں آنحضرتؐ کے دو نام تھے محمد اور احمد۔ یہ دونوں نام آپ کی ذات مقدس کے دو مختلف پہلو تھے اگر ہم صرف توراۃ ہی کو لیں تو وہ صرف محمدؐ کا ذکر کرتی ہے۔ اس طرح آپ کی ذات احمد والے پہلو سے محروم رہ جائے گی۔ لہٰذا اس کے لئے ہمیں انجیل کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جہاں ہمیں احمد کا ذکر ملتا ہے۔ لہٰذا یہ ممکن نہیں کہ ہم اس پیشگوئی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں نہ کریں۔ فرمایا مجھے بیقین واثق ہے کہ یہ دونوں پیشگوئیاں بنیادی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے متعلق ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی چونکہ قرآن کریم ہمیں آنحضرتؐ کے ظہور ثانی کی بھی خبر دیتا ہے اس لئے ہمیں آپ کے دوبارہ ظاہر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ کے الفاظ میں قرآن کریم نے بعد میں آنے والے زمانے میں اور لوگوں میں دوبارہ مبعوث ہونے کی حتمی خبر دی ہے ایسی احادیث نبویہ جن کی تصدیق آیات قرآنی سے بھی ہوتی ہے۔ ہمیں بتاتی ہیں کہ آنحضرتؐ کا ظہور ثانی صرف آپ کی شان احمدیت تک ہی محدود ہو گا۔ جس کا مطلب ہے کہ آپ نئی شریعت لانے والے نہیں ہوں گے۔ آنحضرتؐ کے ظہور اول میں محمدیت کا پہلو چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مشابہ ہے اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آپ کو محمدؐ کے نام سے بیان کرنا اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ آپ نئی شریعت لانے والے نبی ہوں گے۔ لازمی طور پر ان کا دوسرا ظہور صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہی مشابہ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ممکن ہی نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں کی خصوصیات کا مجموعہ ہیں اگر ظہور اول میں وہ ان خصوصیات کے حامل نہ ہوتے تو دوسری دفعہ وہ احمدیت کی خصوصیات کے ساتھ کس طرح ظاہر ہو سکتے ہیں اس لئے ہم مثبت طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محمدیت اور احمدیت دونوں خصوصیات بدرجہ اتم موجود تھیں آپ کا ظہور ثانی اسلام میں ہی ہونا تھا۔ پہلے ظہور میں آپ نے اسلام کی بنیاد رکھی اور دوسرے میں آپ کو اسلام کی طرف بلایا جائے گا۔ اس دلیل کا اطلاق صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر ہی ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جزو لاینفک ہیں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل تھے جب کوئی خصوصیت اصل میں نہ ہو تو وہ ظل میں کس طرح آ سکتی ہیں آپ نے جو کچھ حاصل کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس احمدیت کی خصوصیات نہ ہوتیں تو حضرت مسیح موعود میں وہ کس طرح آ سکتی تھیں آنحضرتؐ کا مرتبہ اتنا بڑا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے اپنے طور پر الگ الگ پوری طرح اس کا احاطہ نہیں کر سکتے تھے لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ حصہ سمجھا جو ان کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احمد والے رخ کو ہی سمجھا اور بیان کیا ان دونوں نے آپ کی ذات گرامی کو اپنے اپنے آئینہ میں دیکھ کر بیان کیا لیکن ان دونوں کی خصوصیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جمع تھیں

س: نبوت اللہ تعالیٰ کی عطا ہے یا اعمال صالحہ کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے؟

ج: فرمایا کہ یہ سوال کہ نبوت وہبی ہے یا کسبی مدتوں سے لوگوں میں بحث و مباحثہ کا موضوع بنا ہوا ہے۔ دونوں فریق اپنے اپنے نظریات کے حق میں آیات قرآنی سے ثبوت پیش کرتے ہیں حقیقت میں دونوں نظریات اپنی اپنی جگہ درست ہیں لیکن پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ مندرجہ بالا آیت (النساء: ۷۰) اس جھگڑے کا فیصلہ کر دیتی ہے۔ اس آیت کریمہ میں ہر انعام کو اللہ تعالیٰ کا فضل قرار دیا گیا ہے۔ انسان اپنی مرضی سے صالحیت کا مقام بھی جو سب سے پہلا درجہ ہے حاصل نہیں کر سکتا اور یہی حالت شہادت، صدیقیت اور نبوت کی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کے سامنے ایک لائحہ عمل رکھا گیا ہے جس پر عمل کر کے وہ ان انعامات کے مستحق قرار دیئے جا سکتے ہیں وہ لائحہ عمل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسول کے احکامات کی پیروی کر کے مسلمان ان چار انعامات کے مستحق بن سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام انعامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہیں لیکن

اس کے ساتھ ہی اپنی کوشش اور محنت سے اپنے آپ کو ان انعامات کا مستحق یا اہل بنانا خود انسان پر منحصر ہے اس لحاظ سے یہ دونوں لازم ملزوم ہیں ایک خاطر دوسرے کو قربان نہیں کیا جا سکتا دونوں کی موجودگی اور توازن ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت میں ہمیں واضح طور پر متنبہ کر دیا ہے کہ وہ اپنے انعامات اس وقت تک عطا نہیں کرے گا جب تک کوئی اپنے عمل اور کردار سے اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت نہ کرے خواہ وہ صالحیت ہو یا شہادت یا صدیقیت اگر یہ ادنیٰ انعامات بغیر مستحق ہونے کے نہیں مل سکتے تو پھر نبوت ملنے کا سوال کس طرح پیدا ہو سکتا ہے کسی انعام کے مستحق ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کوشش کر کے لازمی طور پر اس کو حاصل بھی کر لے گا بلکہ وہ اپنے آپ کو صرف اس کا اہل بنا سکتا ہے۔

س: قرآن کریم میں جن نعماء جنت کا ذکر کیا گیا ہے اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟

ج: قرآن کریم سے واضح طور پر یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کی تفصیل بیان کی ہے وہ صرف تمثیلی ہے چونکہ انسان کی پسند اور ناپسند کی بنیاد سابقہ تجربات پر مبنی ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے وہی زبان استعمال کی ہے جس کو سمجھنے کی ہم پوری صلاحیت رکھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس حقیقت سے بھی آگاہ کر دیا ہے کہ جنت کا شہد دودھ اور شراب اس دنیوی شہد دودھ اور شراب سے مختلف خاصیتوں کے حامل ہوں گے مثلاً جنت کی شراب میں کوئی نشہ نہیں ہوگا اور جنت کا دودھ خراب نہیں ہوگا وغیرہ وغیرہ

فرمایا علاوہ ازیں اس دنیا میں انسان کو پانچ حسیں (Senses) عطا کی گئی ہیں جن کے ذریعہ ہم اس مادی دنیا کی نعمتوں کا لطف اٹھاتے ہیں لیکن مرنے کے بعد ہمارا یہ جسم نہیں ہوگا ہماری روح کی شکل مختلف ہوگی لہٰذا اس کی حسیات کا دائرہ عمل بھی وسیع ہوگا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں پر انسان کو جو جسم ملے اس کی senses پانچ سے زیادہ ہوں جس طرح ایک پیدائشی اندھے کے لئے روشنی اور خوبصورت نظاروں کا تصور کرنا اور ایک پیدائشی بہرے کے لئے آواز کا تصور کرنا ممکن نہیں اسی طرح انسان کے لئے جنت کا تصور کرنا ممکن نہیں تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کی نعمتوں کو اس دنیا میں پائی جانے والی نعمتوں سے تشبیہ دے کر ہمارے لئے جنت کی حقیقت کو سمجھنا آسان بنا دیا ہے۔

س: اگر جماعت احمدیہ صرف اسلام کی تبلیغ کرتی ہے تو پھر دوران گفتگو ہم احمدیت کا ذکر بار بار کیوں کرتے ہیں؟

ج: فرمایا۔ اس وقت چونکہ اسلام مختلف فرقوں میں بٹ چکا ہے اور ہر فرقے کا اسلام دوسرے سے مختلف ہے جب ایک احمدی کسی کو اسلام کی طرف بلائے گا تو اس کے لئے سوائے احمدیت کے کسی اور طرف بلانا ممکن ہی نہیں کیونکہ ہمارے نزدیک احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اگر ہم احمدیت پر سچے دل سے یقین رکھتے ہیں تو لازمی طور پر اسی اسلام کا تعارف دوسروں سے کروانا ہوگا جس پر ہمارا ایمان ہے ہر فرقے کا نظریہ ایک دوسرے سے اتنا مختلف ہے کہ وہ شخص جس کو آپ صرف اسلام کی طرف بلائیں گے سخت الجھن کا شکار ہو جائے گا فرمایا کسی کو اسلام کی دعوت دیتے وقت یہ نہ بتانا کہ اسلام کے کس فرقے کے ساتھ تعلق ہے صریحاً ناانصافی پر مبنی ہوگا اسی لئے یہ زیادہ بہتر اور مناسب ہے کہ کسی کو اسلام کی دعوت دیتے وقت یہ واضح کر دیا جائے کہ ہم اسلام میں احمدیہ جماعت کے عقائد اور نظریات کے حامی ہیں اور ان کو احمدیت جو ہمارے نظریہ کے مطابق حقیقی اسلام ہے کی طرف بلا رہے ہیں ان کو بتانا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والا امام مہدی آ چکا ہے اور ایک نئی جماعت کی بنیاد اسلام میں پڑ چکی ہے۔

س: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کا صحیح مفہوم کیا ہے؟

ج: فرمایا میرے خیال میں یہ پیشگوئی صرف اپنے لفظی معنوں میں ہی نہیں بلکہ تمثیلی معنوں میں بھی پوری ہوگی۔ اور اس پیشگوئی کا تعلق اس دور افتادہ زمانے سے ہے جس وقت احمدیت دنیا کے ایک بہت بڑے حصے کا عقیدہ بن جائے گی اس وقت تک دنیا سے ہر وہ چیز جس کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کا کسی طور پر تعلق تھا ختم ہو چکی ہوگی اور سوائے آپ کے کپڑوں کے کوئی اور ذریعہ آپ سے برکت حاصل کرنے کا نہیں رہ جائے گا صحابہ کرام اور ایسے تمام لوگ جن کا آپؑ کے ساتھ براہ راست تعلق تھا یا جن کی آپؑ نے تربیت کی تھی ختم ہو چکے ہوں گے آپؑ کے اس الہام کی وجہ سے آپؑ کے کپڑے محفوظ رکھے گئے لیکن ان کپڑوں کو آپؑ کے صحابہ کرام اور ساتھیوں پر فوقیت حاصل نہیں۔ فرمایا مجھ سے پہلے دوسروں نے اس پیشگوئی کا صرف لفظی معنوں میں پورا ہونا ہی مراد لیا ہے لیکن میری اپنی ذاتی رائے میں اس پیشگوئی کے الفاظ "ڈھونڈیں گے" میں ایک قسم کی محرومی کا احساس پایا جاتا ہے جس کا اظہار حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ایک فارسی شعر میں کیا ہے آپؑ فرماتے ہیں:-

امروز قوم من نہ شناسد مقام من ؛ روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

فرمایا۔ یہ شعر بھی اس وقت کے متعلق ہے جبکہ لوگ اور کچھ نہ پا کر کپڑوں سے برکت تلاش کرنے کی کوشش کریں گے یہ زمانہ بہت بعد میں آئے گا۔

س: بالعموم لوگ اچھی باتوں کی نسبت بری باتوں سے زیادہ کیوں متاثر ہوتے ہیں۔

ج:- فرمایا درحقیقت جہاں اچھائی اوپر کی طرف جانے کی کوشش کا نام ہے وہاں برائی نیچے گرنے سے کوشش نہ کرنے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ترقی کی طرف گامزن ہونے کی خواہش فطرتی طور پر انسان میں رکھی ہے وہ محنت و مشقت کے ذریعے اعلیٰ و ارفع مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہتا ہے لیکن اس ترقی کے جذبے کے باوجود انسان میں آرام کی زندگی بسر کرنے کی خواہش زیادہ غالب ہوتی ہے۔ اس لئے انسانوں کی زیادہ تعداد شاہانہ زندگی کو پسند کرتی ہے۔ قرآن کریم کے مطابق انسان کے سامنے دو مختلف راستے رکھے گئے ہیں لیکن انسان محنت و مشقت والے راستے کو اختیار کر کے ترقی کرنا پسند نہیں کرتا۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے اب بچوں کو دیکھ لیں وہ بری عادتیں بہت جلد سیکھ لیتے ہیں لیکن اچھی عادتیں سکھانے کے لئے ماں باپ کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے یہی حال تمام انسانوں کا ہے لیکن اس کے برعکس بعض اوقات برے ماحول میں پل کر نیکی کرنے کی خواہش ابھرتی ہے۔ جس طرح حضرت ابراہیمؑ میں بت پرستانہ ماحول میں پل کر خدائے واحد کے نام کو بلند کرنے کی خواہش اس زور سے ابھری کہ کوئی رکاوٹ ان کے راستے کو روک نہ سکی نبوت کا ظہور سچائی کی فتح کا یقین دلاتا ہے بالکل اندھیروں میں سے روشنی پیدا ہوتی ہے ان کے لئے سہولت اور آسانی کے تمام راستے مسدود کر دیے جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود آہستہ آہستہ وہ تاریکی روشنی سے بدلنے لگتی ہے لوگ بلندی کی طرف قدم مارنا شروع کر دیتے ہیں ان کے راستے میں ہر قسم کی رکاوٹیں پیدا کی جاتی ہیں بعض اوقات معمولی سے معمولی اور آسان سے آسان نیکی کے کام کو مشکل ترین بنا دیا جاتا ہے جس طرح آجکل پاکستان میں احمدیوں کے لئے کلمہ شہادت کا پڑھنا مشکل ترین امر بنا دیا گیا ہے جو کہ حقیقت میں آسان ترین کام ہے لیکن نیک لوگ ہمت نہیں ہارتے اور مسلسل نیکیوں میں مصروف رہتے ہیں یہاں تک کہ نیکی برائی کو بالکل دبا دیتی ہے اور نیکی چھا جاتی ہے اندھیرے ختم ہو جاتے ہیں اور اس شدت سے ترقی کی منازل طے کرتی ہے کہ پچھلے تمام ریکارڈ ٹوٹ جاتے ہیں اسی طرح احمدیت یعنی حقیقی اسلام پھیلتی ہی چلی جائے گی یہاں تک کہ وہ دنیا کے ایک بہت بڑے حصے کا مذہب ہوگا۔ قرآن کریم نے مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ایک پہلا دور جس میں نیکی اپنی انتہا تک پہنچ گئی تھی یعنی سوسائٹی کی ایک بہت بڑی تعداد نیکی کے انتہائی درجے تک پہنچ چکی تھی لیکن بعد میں آنے والی سوسائٹی میں مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد ہرگز اس معیار تک نہیں پہنچے گی اگرچہ ان کی ایک معتدبہ تعداد ضرور اس درجے تک

ختم نبوت کا صحیح مفہوم - بانی دیوبند کی نظر میں

از مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم پورٹ بلیئر انڈیمان

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ؕ

(الاحزاب ع ۵)

یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

تمام مسلمانوں میں خاتم النبیین کے معنوں کے لحاظ سے ایک اختلاف چلا آتا ہے کہ بعض کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس رنگ میں آخری نبی ہیں کہ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا لیکن اس کے برعکس علماء متقدمین میں سے اکثر اور متاخرین میں سے بعض کے نزدیک خاتم النبیین کے معنیٰ انقطاع رسالت یا انقطاع نبوت کے نہیں ہیں بلکہ تکمیل نبوت کے ہیں۔ اس دوسرے نظریہ کی تائید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہی ہوتی چلی آتی ہے حتیٰ کہ آپ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسی دوسرے خیال کی ہی تائید کی اور تیرہ سو سال تک جید علماء حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول کی ہی تائید کرتے رہے اور اسی سے ملتے جلتے ہی بیانات دیتے رہے لیکن ایک صدی قبل سے اس کے مضمون کو بالکل ہی بدل دینے کی کوشش کی جاتی رہی ہے باوجود اس کوشش کے کہ خاتم النبیین کو انقطاع نبوت کے معنوں میں استعمال کیا جائے اہل فہم اسی کے وہی معنیٰ کرتے رہے جو حضرت عائشہ صدیقہ کے قول اور تیرہ سو سال کے جید علماء کے معنوں کی تائید کرتے ہیں۔

اس وقت مجھے عرض دیوبند علماء کے نظریات کا کچھ تجزیہ پیش کرنا ہے اس لحاظ سے کہ یہ علماء جس مدرسہ کی طرف اور جس اسناد کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں اس مدرسہ کے بانی مبانی اور جید عالم اس آیت کی کیا تفسیر کرتے چلے آئے ہیں اور اب ان معنوں کی تائید دیوبندی علماء کر رہے ہیں یا جماعت احمدیہ ـــ!!

بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ؒ جن کی وفات ۱۸۸۰ء میں ہوئی خاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیئے اور مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی"۔

(تحذیر الناس ص۳)

یہاں پر محترم مولانا محمد قاسم صاحب نے خاتم النبیین کے معنوں کو سمجھنے کے لحاظ سے دو گروہوں کا ذکر فرمایا ہے ایک عوام الناس کا جو تاخر زمانی کے معنی مراد لیتے ہیں۔ دوسرے اہل فہم طبقہ کا جو مقام مدح میں اس معنی کو قبول نہیں کرتا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دیوبندی علماء عوام الناس کی تشریح کو قبول کر رہے ہیں یا اہل فہم کی تشریح کو۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آگے چل کر آپ نے اس مسئلہ کو بالکل واضح کر دیا ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔

(تحذیر الناس ص۲۸)

الغرض آپ نے اپنا عقیدہ صاف طور پر بیان فرما دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آسکتا ہے اور خاتمیت محمدی بحیثیت زمانہ نہیں بلکہ بحیثیت مقام ہے کیونکہ اس کا تعلق مقام سے ہے زمانہ سے نہیں اور جماعت احمدیہ کا بھی بالکل یہی عقیدہ ہے جبکہ دیوبندی علماء بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ؒ کی منشاء کے خلاف خاتم النبیین کی تشریح کر رہے ہیں۔

پھر یہ بات اسی پر بس نہیں ہوجاتی بلکہ آگے چلتی ہے محترم مولانا محمد قاسم صاحب ؒ کے پوتے جو ایک عرصہ تک دارالعلوم دیوبند کے مہتمم رہ چکے ہیں جن کا اسم گرامی محترم قاری محمد طیب صاحب تھا اور جنہیں حکیم الاسلام کے خطاب سے بھی نوازا گیا ہے اس مسئلہ کو بڑی وضاحت سے بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس لئے خاتم النبیین کے حقیقی معنی یہ نکلے کہ تمام نبوت اور کمالات نبوت کے تمام مراتب پورے ہوگئے اور نبوت اپنے علمی و اخلاقی کمالات کے ایسے انتہائی مقام پر آگئی کہ بشریت کے دائرہ میں نہ علمی کمال کا کوئی درجہ باقی رہا نہ اخلاقی تربیت کا کوئی مرتبہ کہ جس کے لئے نبوت خاتم سے نئی کر آتے پڑتے اور اس درجہ یا قدر ... ...

نیز فرماتے ہیں:۔

"اس سے واضح ہوگیا کہ ختم نبوت کے معنی قطع نبوت یا انقطاع رسالت کے نہیں کہ اب نبوت کی نعمت دنیا میں باقی نہیں رہی یا اس کا نور عالم سے زائل ہوگیا بلکہ تکمیل نبوت کے ہیں جس کا حاصل یہ ہوا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر تمام کمالات نبوت اپنی منتہا کو پہنچ کر مکمل ہوگئے جو اب تشنہ ہو گئے اور اب جو نبوت دنیا میں قائم ہے وہ خاتمی ہے اور اس کامل نبوت کے بعد کسی نئی نبوت کی ضرورت باقی نہیں رہی نہ یہ کہ نبوت دنیا سے منقطع ہوگئی اور چھین لی گئی"۔

(خاتم النبیین ص۳)

اس جگہ محترم موصوف صرف ایسی نبوت کی نفی کرتے ہیں جس کا تعلق خاتم النبیین کی ذات سے نہ ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اس نظریہ کی بھی تردید فرماتے ہیں کہ نبوت دنیا سے منقطع ہوگئی یا چھین لی گئی۔ کیونکہ آپ بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے بحیثیت نبی آنے کے قائل تھے جو کہ ایک طرف سے امتی دوسری طرف سے نبی ہوتا تھا اور جماعت احمدیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ نئی شریعت والا کوئی نبی نہیں آسکتا البتہ وہ نبی آسکتا ہے جو آنحضور صلعم کا ظل ہو اور آپ کی شریعت کا تابع ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی عقیدہ کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی امت سے باہر ہو بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الہیہ ملتا ہے وہ انہیں کے فیض اور ... ...

رسالت سے ملتا ہے اور وہ آخری کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی۔

(تتمہ چشمہ معرفت ص۹)

محترم قاری محمد طیب صاحب اپنے مسلک کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آگے تحریر فرماتے ہیں:-

"اس کے اوّل سے لے کر آخر تک جس قدر بھی کمالات نبوت دُنیا میں وقتاً فوقتاً آئے اور مختلف انبیاء میں سے کسی کو ملے وہ سب کے سب خاتم النبیین میں آ کر جمع ہو گئے جو خاتم سے پہلے اس کمال جامعیت کے ساتھ کسی میں جمع نہیں ہوئے تھے ورنہ جہاں بھی یہ اجتماع ہو جاتا وہیں پر نبوت ختم ہو جاتی اور آگے بڑھ کر یہاں تک نہ پہنچتی اس لئے خاتم النبیین کا جامع علوم نبوت، جامع اخلاق نبوت، جامع احوال نبوت اور جامع جمیع شئون نبوت ہونا ضروری ٹھہرا جو بغیر خاتم کے کسی کے لئے نہیں ہو سکتا تھا ورنہ وہی خاتم بن جاتا۔"

(خاتم النبیین ص۸)

اس جگہ پر مولانا صاحب نے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی طرح خاتمیت محمدی کی تو بحیثیت ... مقام بیان کی ہے کیونکہ صاف فرما رہے ہیں کہ اگر یہ اوصاف اس سے قبل کسی میں جمع ہو جاتے تو وہ خاتم النبیین ہوتا۔ آگے چل کر قاری محمد طیب صاحب خاتم النبیین کے معنی زمانیت و صفات کے ساتھ ابتدائے نبوت کے کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"پھر ساتھ ہی جبکہ خاتم النبیین کے معنی منتہائے نبوت کے ہوئے کہ آپ پر ہی آ کر ہر کمال ختم ہو جاتا ہے تو یہ ایک مسلّمہ اصول ہے کہ جو وصف کسی پر ختم ہوتا ہے اسی سے شروع بھی ہوتا ہے جو کسی کا منتہا ہوتا ہے وہی اس کا مبدا بھی ہوتا ہے۔"

(خاتم النبیین ص۴)

محترم مولانا موصوف نے اس جگہ کوئی الگ بات بیان نہیں فرمائی بلکہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظریہ ہی کی تائید میں قلم اٹھایا ہے جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:-

"تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آ کر جو ہمارے سیّد و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تھا کمال کو پہنچ گئیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

نیز اپنے ایک عربی منظوم میں فرماتے ہیں:-

"وان نبیّنا خاتم الانبیاء ولا نبی بعدہٗ الا الذی ینوّر بنورہٖ ویکون ظہورہٗ ظلّ ظہورہٖ"

(الاستفتاء ص۲۳)

یعنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا سوائے اس شخص کے جو کہ آپ کے ہی نور سے منور ہو اور آپ ہی کا ظہور و بروز ہو۔

الغرض جب آپ ہی منتہا ہیں اور آپ ہی مبدا ہیں تو آپ کے وجود سے الگ ہو کر کوئی نبی نہیں آ سکتا ہے اور چونکہ آپ مبدا ہیں اس لئے ضروری ہوا کہ آئندہ کے وجود ظلی اور بروزی نبی آئیں تا آپ کا مبدا ہونا سب پر ثابت ہو سکے۔

محترم جناب قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے خطابات پر مشتمل ایک کتاب "خطبات حکیم الاسلام" کے نام سے شائع ہوئی ہے جس کو تعارف "اہل حق" کا نام بھی دیا گیا ہے اس کی جلد سوم میں خاتم النبیین کی تشریح پر آپ کا ایک خطبہ درج ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:

"خاتم الدیانت والامانت کی روایت کی تکذیب ممکن نہیں اس لئے آپ کا نام خاتم ہے کہ خاتم الرسل اور خاتم النبیین ہیں تو خاتم کے معنی یہ نہیں کہ نبوت کو ختم کر دیا اور نبوت قطع ہو گئی۔ خاتم کے معنی یہ ہیں کہ نبوت کی ایسی تکمیل ہو گئی کہ نبوت کا کوئی درجہ باقی نہیں رہا جو آپ کی ذات پر لا کر پورا نہ کر دیا گیا ہو تو خاتم کے معنی تمام کمالات کے ہیں جس پر آ کر کمالات ختم ہو جائیں اس لئے خاتم نبوت کے معنی قاطع نبوت کے نہیں ہیں کہ نبوت قطع کر دی بلکہ خاتم کے معنی تکمیل نبوت کے ہیں کہ ایک ذات کے اوپر تمام مراتب نبوت کے ختم کر دئے گئے اب اس کا نور قیامت تک کافی ہے۔"

(خطبات حکیم الاسلام جلد سوم ص۱۹۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات متفرقہ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فبھداھم اقتدہ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں ان سب کی اقتداء کر جس سے ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہو گا۔"

(چشمہ مسیحی)

نیز اپنے ایک عربی شعر میں فرماتے ہیں:-

تمّت علیہ صفات کل مزیّۃ
ختمت بہ نعماء کل زمان

یعنی ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپ میں علیٰ وجہ الاتم موجود ہیں اور ہر زمانہ کی نعمت آپ کی ذات پر ختم ہے۔

نیز اپنے اُردو اشعار میں فرماتے ہیں:-

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

(درثمین اُردو)

محترم مہتمم صاحب اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے اور مثالیں دے کر خاتم کے مضمون کی مزید تشریح کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:-

"اور ظاہر بات ہے کہ نبوت کے اوصاف میں امانت، دیانت۔ راست بازی۔ سچائی، عفت۔ عصمت اور پاکدامنی علیٰ وجہ الکمال ہونی چاہیئے تو جب آپ خاتم النبوت ہیں تو پھر خاتم الحیاء بھی ہیں کہ حیا کے مراتب بھی آپ کے اوپر ختم ہیں۔ خاتم الشجاعت بھی ہیں کہ بہادری کے مراتب بھی آپ کے اوپر ختم ہیں۔ خاتم السخاوت بھی ہیں کہ سخاوت کے سارے مراتب آپ کے اوپر ختم ہیں گویا آپ تمام کمالات پاکیزہ کا منتہیٰ ہیں اس واسطے جب آپ کو خاتم النبوت کہا گیا تو خاتم الامانات بھی کہا گیا کہ آپ سے بڑھ کر امین بھی کوئی نہیں۔"

(خطبات حکیم الاسلام جلد سوم ص۲۰۰ اشاعت ۱۹۸۴ء)

مہتمم صاحب کا یہ فرمانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل بیان کی عکسی تصویر ہے جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:-

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی اور انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا و عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے اس لئے خدائے جل شانہٗ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ و دل جو تمام اولین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔"

(سرمہ چشم آریہ ص۲۲)

دیوبندی مکتب فکر کے اہل فہم حضرات سے ہماری گزارش ہے کہ ان تمام حوالہ جات کو بغور پڑھیں اور غور کریں کہ آپ لوگ اپنے اساتذہ کی باتوں کی تائید کرتے ہیں یا ہم اور پھر کیا بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام پر انہی نظریات کی اشاعت پر کفر کا فتویٰ صادر کرنا کہاں تک درست ہے جو حضرت عائشہؓ اور کئی متقدمین کے علاوہ خود بانیٔ دیوبند اور مہتمم دارالعلوم کی طرف سے شائع شدہ موجود ہیں۔ فتدبروا یا اولی الالباب۔

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

★ــــ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو رقمطراز ہیں کہ کیرلا کانفرنس کے بعد محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب کی زیر قیادت محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد کیرلہ کی بعض جماعتوں کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر روانہ ہوا چنانچہ مورخہ ۱۵ر اپریل کو ہم کوڈیا تھور پہنچے۔ کوڈیا تھور میں مسجد احمدیہ کے قریب ہی مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب کی زیر صدارت بعد نماز مغرب و عشاء ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم عبد اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ نے استقبالیہ تقریر کی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے مختصراً احمدیت پر مختصر روشنی ڈالی۔ پہلی تقریر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی ہوئی۔ آپ نے علم ہیئت کے مختلف انکشافات کے ذریعہ کسوف و خسوف کی علامات جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں حضرت رسول کریم صلعم نے فرمائی تھیں ثابت کیں۔ اس تقریر کا ترجمہ ملایالم زبان میں مکرم پی عبد المجید صاحب نے سنایا۔ آخری تقریر خاکسار کی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر ہوئی۔ اس کے بعد یہ تبلیغی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ کثیر تعداد میں غیر احمدیوں نے بھی شرکت کی۔

مورخہ ۱۶ر اپریل کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسلم مشن کالی کٹ میں محترم مولوی صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اس کو مکرم حافظ صاحب اور خاکسار نے مخاطب کرتے ہوئے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ محترم حافظ صاحب کی تقریر کا ترجمہ مکرم ٹی۔ احمد سعید صاحب نے سنایا۔ کالی کٹ میں قریباً ۲ لاکھ روپے کے خرچ سے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔

مورخہ ۱۷ر اپریل بروز جمعرات فورٹ کوچین میں احمدیہ مسلم مشن کے قریب جلسہ گاہ میں نہایت شاندار رنگ میں جلسہ عام بعد نماز مغرب و عشاء محترم صدر جماعت امیر علی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم صاحب صدر نے مختصر طور پر جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد خاکسار نے ظہور امام مہدی علیہ السلام اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب نے وفاتِ مسیح علیہ السلام اور ختم نبوت کے عنوان پر تقریر کی۔

دوسرے دن بعد نماز مغرب و عشاء محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ شروع ہوا۔ صدارتی خطاب کے بعد مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب نے سیرت حضرت رسول کریم صلعم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب کی ہوئی۔ آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں فلکیات کے عنوان پر نہایت علمی اور پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب ساتھ کے ساتھ ترجمہ کرتے رہے۔ آخر میں خاکسار نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے خلاف کئے جانے والے بعض اعتراضات کا جواب دیا۔ یہ محض اللہ کا فضل و کرم ہے کہ اس موقعہ پر تین افراد کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

مورخہ ۱۹ر اپریل کو کالی ناڈ میں محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم عبد الرحمن صاحب ایڈیٹر روزنامہ پریم نواز مکرم صاحب صدر اور مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب محترم مولانا صاحب نے تقاریر کیں۔

مورخہ ۲۰ر اپریل کو اسی مقام پر بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ عام محترم ملک امیر علی صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ مختصر صدارتی خطاب کے بعد خاکسار اور محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب نے تقاریر کیں۔ ان جلسوں میں مضافات کے احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی کثیر تعداد میں شریک ہوتے۔

مورخہ ۲۱ر اپریل کو کرونا گاپلی میں بعد نماز مغرب و عشاء محترم سید ادریس صاحب کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ کو مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ مقامی اور خاکسار نے مخاطب کیا۔ دوسرے دن خاکسار کنا نور پہنچا۔ یہاں بھی بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اس کو مقامی احباب کے علاوہ خاکسار اور مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نے مخاطب کیا۔ اجلاس کے بعد مکرم افتخار الدین صاحب مع بیوی بچوں کے جو سات افراد پر مشتمل ہے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

مورخہ ۲۳ر اپریل کو خاکسار میلا پالم پہنچا بعد نماز مغرب و عشاء منعقد مجلس عاملہ اور منعقدہ جلسہ تبلیغی کمیٹی کے مشترکہ اجلاس میں میلا پالم میں مشن ہاؤس کی تعمیر اور دیگر تبلیغی پروگراموں کا جائزہ لیا گیا۔ اور مختلف تربیتی اور تبلیغی امور پر خاکسار نے روشنی ڈالی۔ اس کے دوسرے دن خاکسار مدراس کے لئے روانہ ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دورے کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

★ــــ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ گرمی کی تعطیلات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے موصوف نے طلباء عزیزی جاوید اقبال صاحب اختر نائب صدر مرکزیہ اور مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی کو ہمراہ لے کر یوپی کے پانچ ضلعوں۔ سہارنپور۔ دہرہ دون۔ مظفر نگر۔ میرٹھ۔ شاہجہانپور کا دس روزہ تبلیغی دورہ کیا۔ اور اندازاً ایک ہزار افراد تک پیغام حق پہنچانے اور لٹریچر پیش کرنے کا موقع ملا۔ اس دورہ میں خاص طور پر دار العلوم دیوبند۔ مدرسہ رحمانیہ رڑکی۔ مدرسہ گنگوہ اور مدرسہ بڈھیڑی راجپوتان میں بعض اساتذہ اور طلباء سے تبادلۂ خیال کیا گیا اور لٹریچر دیا گیا۔ بعض کٹر مولوی صاحبان طلباء کو بات چیت کرنے سے روکتے رہے۔ لیکن اس کے باوجود طلباء نے ہماری باتوں کو دلچسپی سے سنا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

اسی طرح رڑکی سے بارہ کیلومیٹر دور ایک دیہات بڈھیڑی راجپوتان اور قصبہ گنگوہ سے دس کیلومیٹر دور قصبہ نانوتہ میں جو قاری نواب احمد صاحب کا گاؤں ہے اچھی تبلیغ کا موقع ملا۔ مکرم قاری صاحب موصوف کے مکان پر پانچ مولوی صاحبان سے تبادلۂ خیال ہوا۔ وفات مسیح کے بارہ میں ہم نے چیلنج کیا کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے حضرت عیسیٰ کا زندہ آسمان پر جانا ثابت کر دیں تو ہم اپنے عقیدہ سے توبہ کر لیں گے۔ اس بات سے عاجز ہونے پر ہم نے یہ بھی کہا کہ اگر کسی ایک حدیث ہی سے حضرت عیسیٰ کا زندہ آسمان پر جانا ثابت کر دیں تو ہم مان لیں گے۔ بالآخر وہ عاجز آ کر کہنے لگے کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے بہشتی زیور میں ایسا لکھا ہے۔ اس مقابلہ پر اس تبادلۂ خیال کا بفضلہ تعالیٰ اچھا اثر رہا اور وہ جان گئے کہ واقعی ہمارے مولویوں کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔

پھر مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ متعین شاہجہانپور کو ساتھ لے کر شاہجہانپور کے قصبہ تلہیا میں تبلیغ کی گئی۔ بعض لوگ اپنے مولوی صاحب کو لیتے آئے لیکن باوجود کوشش کے بادجود وہ تبادلۂ خیال کے لئے سامنے آنے پر تیار نہیں ہوئے۔ انہیں لوگوں میں سے ایک دوست نے مشن ہاؤس آ کر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ الحمد للہ۔

ضلع دہرہ دون کے ایک قصبہ رشی کیش میں بھی بفضلہ تعالیٰ کامیاب تبلیغ کی توفیق ملی۔ یہاں ایک دوست جو ہندوؤں سے احمدی ہوئے ہیں اکیلے احمدی ہیں نیز ایک اور دوست مکرم منتظر صاحب بھی مقیم ہیں جنہوں نے گو ابھی بیعت کی تھی۔ لیکن ظاہر نہیں رکھا خدا کی قدرت کہ ان کی اہلیہ کو ہمارے وہاں پہنچنے سے ایک رات قبل ہمارے بارے میں خواب آئی۔ چنانچہ انہوں نے بڑی خاطر مدارات کی۔ ان کے دیور مکرم مستقیم صاحب اور ایک اور دوست مکرم عرفان صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے بھی بیعت کی۔ الحمد للہ۔ مکرم منتظر صاحب کی اہلیہ نے اپنی خواب سُنا کر کہا کہ مجھے تو پہلے ہی خدا نے بتایا ہے میرے شوہر کی واپسی پر ہم دونوں تجدید بیعت کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان نو مبائعین کو استقامت عطا فرمائے۔

اسی طرح میرٹھ سے مظفر نگر روڈ پر قصبہ دورالہ میں تبلیغ کا موقع ملا۔ اس دورہ میں سہارنپور۔ میرٹھ اور شاہجہانپور اور تلہیا کے جن احمدی دوستوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اس تبلیغی دورے کے شاندار نتائج برآمد فرمائے۔ حق کا مسافر احمدیوں۔ احباب اور تعلیم یافتہ طبقے کو انفرادی تبلیغ کی جو مہم ہے واپس آ کر انہیں خصوصاً خطوط اور بعض کو لٹریچر بھیج کر جاری رکھا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

اعلان نکاح

مورخہ ۱۴ ۔۲ مکرم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب عزیزہ نصرت جہاں بیگم بنت مکرم بشیر احمد صاحب خانپور ملکی (بہار) کا نکاح عزیزم منور احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب خانپور ملکی (بہار) کے ساتھ بعوض مبلغ ۔/۵۰۰۰ روپے حق مہر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم بشیر احمد صاحب نے ۔/۵۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ رشتہ بابرکت ہو۔

خاکسار۔ سید محمد احمد۔ محمد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

قادیان میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد بقیہ صفحہ اوّل

موصوف نے خلفائے احمدیت و خصوصاً موجودہ خلافت رابعہ کے دور میں عظیم ابتلاؤں کے دوران ہونے والی دینی اور قیام امن کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری ساری دینی اور دنیاوی ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں۔

بعدہٗ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ قادیان نے جو اجلاس کے صدر بھی تھے "ذکر حبیب علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے وقت جو قادیان کی کیفیت تھی اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کہ دودھ دہی کی صرف ایک دکان تھی۔ اسی طرح کھانا پکانے کے لئے ایندھن۔ آٹا۔ اجناس وغیرہ دھاریوال سے لانی پڑتی تھیں۔ ایک معمولی قسم کے کپڑوں کی دکان تھی گوشت کا بھی تسلی بخش انتظام نہیں تھا۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے رہائش گاہ سے باہر ایک باڑہ بنا کر بکریاں رکھی ہوئی تھیں۔ ایک دفعہ ایک بھیڑیا آگیا اور ایک بکری مار کر لے گیا۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب جب قادیان آئے تو قادیان تک آنے کے لئے راستہ معلوم کرنے میں انہیں کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اشتہار۔ کتب چھپوانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی تھی تو مخلصین بڑھ چڑھ کر خدمت بجا لاتے تھے۔ کپور تھلہ کی جماعت کے مخلصین کا بھی ذکر فرمایا۔ محترم صدر اجلاس نے موقع کی مناسبت سے جلسہ یوم خلافت کے تعلق میں بھی بہت عمدہ باتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور خلافت کو ماننے کے نتیجہ میں ہم پر بے حد برکات و انعامات نازل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت سے وابستہ رکھے۔ اور ہم خلافت کی برکات سے ہمیشہ مستفیض ہوتے رہیں۔ آپ نے اختتامی تقریر کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔

جلسہ یوم خلافت کے اختتام پر حاضرین جلسہ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ مئی ۱۹۸۶ء کا کیسٹ سنایا گیا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شہداء سکھر اور مسجد احمدیہ کوئٹہ جس پر حکومت نے زبردستی قبضہ کر کے مقفل کر دیا ہے کے سلسلہ میں تفصیل سے جماعت پر مظالم کے حالات بیان فرمائے۔

درخواست ہائے دعا

○ — مکرم احمد عبدالحکیم صاحب حیدر آباد دکن کی اہلیہ امید سے ہے ڈاکٹر نے خون کی رپورٹ دیکھ کر بتایا ہے کہ BLOAD SUGAR زیادہ ہے۔ علاج تجویز کیا ہے۔ موصوف کی اہلیہ کی کامل صحت یابی بسہولت فراغت نیک صالح خادم دین اولاد نرینہ کے لئے نیز موصوف نے ریڈی میڈ کپڑے کا نیا کاروبار شروع کیا ہے اس میں برکت اور ترقی کے لئے ○ — مکرم چوہدری نور الدین صاحب جرمنی لکھتے ہیں کہ مکرم پرویز احمد صاحب طور مقیم مغربی جرمنی کے بڑے بھائی ادکاڑہ (پاکستان) میں بہت بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے نیز مکرم ندیم احمد صاحب مقیم مغربی جرمنی کے چھوٹے بھائی کراچی (پاکستان) میں کمر کی ہڈی میں نقص پیدا ہو جانے سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے ○ — مکرم منصور احمد خان صاحب پوکارو اپنے اور اپنے بہن بھائیوں کی دینی و دنیاوی ترقیات اور ہر بیماری سے محفوظ رہنے نیز اپنے والدین اور بزرگوں کی صحت و سلامتی اور ہر پریشانی سے محفوظ رہنے کے لئے ○ — مکرم حبیب اللہ صاحب گوسلا دانتی بہار مبلغ ۱۵/ روپے مختلف مدات میں بھجواتے ہوئے اپنی بڑی اماں جان حنیفہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے بلندی درجات اور ان کے تمام بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ — مکرم سیٹھ عبدالغفور صاحب آف چنتہ کنٹہ کا بیٹا عزیزم مبارک احمد سلّمہٗ دسویں کلاس کا امتحان دے رہا ہے نمایاں کامیابی کے لئے ○ — مکرم ایس۔ اے منیر صاحب بمبئی اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور خادم دین بننے کے لئے ○ — مکرم سراج احمد صاحب سراج موتکیر خانپور بھاگلپور کی والدہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ عرصہ دراز سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں شوگر کے علاوہ سینہ میں تکلیف بھی ہے مورخہ ۲۶/۶/۸۶ کو اپریشن ہونے والا تھا۔ موصوفہ کے اپریشن کی کامیابی اور جلد صحت یاب ہونے کے لئے۔ مکرم سراج صاحب نے مبلغ دس روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً ○ — مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب نانی نیپور ڈاہ عرصہ تین ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ مختلف ڈاکٹروں سے علاج ہوتا رہا مگر کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ اب چند دن سے ایک حکیم کا علاج جاری ہے جس سے کسی قدر افاقہ ہے کامل صحت یابی کے لئے ○ — مکرم بابو تاج الدین صاحب سابق صدر جماعت سرینگر بوجہ پیرانہ سالی کے ضعیف ہوتے جا رہے ہیں۔ کامل صحت یابی کے لئے ○ — مکرم غلام نبی صاحب ٹیلر سرینگر صاحب فراش ہیں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ○ — مکرمہ مریم بیگم صاحبہ۔ راج باغ سرینگر اپنے خاوند مکرم مبارک احمد صاحب اور اپنے بچوں اور بہو کی صحت و سلامتی کے لئے۔ موصوفہ نے مبلغ ۱۰۱/ روپے صدقہ کی مد میں ادا کئے ہیں۔ جزاہا اللہ تعالیٰ خیراً ○ — مکرمہ امۃ الحی صاحبہ جواہر نگر سرینگر اپنے بچوں کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ موصوفہ نے مبلغ ۲۰/ روپے صدقہ کی مد میں ادا کئے ہیں جزاہا اللہ تعالیٰ خیراً۔ اللہ تعالیٰ جملہ درخواست دہندگان کی بیماریوں کو دور فرمائے ضرورتوں اور جملہ نیک خواہشات کو پورا فرمائے آمین۔

اعلانات نکاح و تقاریب رخصتانہ

مورخہ ۲۲/۶/۸۶ کو میری بھانجی عزیزہ صابرہ خاتون صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید خان صاحب آف بھدرک کا نکاح مکرم شیخ انیس الدین صاحب متبنّیٰ مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب آف دھوال ساہی سونگڑہ کے ساتھ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے بعوض مبلغ ۶۰۰۰/ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس تقریب میں بہت سے غیر مسلم اور غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے مولوی صاحب موصوف نے مناسب رنگ میں شادی کے متعلق اسلامی تعلیمات کو پیش کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

اس خوشی میں خاکسار نے اعانت بدر میں مبلغ ۱۵/ روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔　　خاکسار: شیخ محمد یونس احمدی بھدرک۔

(۲) :— مورخہ ۸/۶/۸۶ کو مکرمہ بسم اللہ صاحبہ بنت مکرم محمد قاسم صاحب تمر پلی ورنگل کا نکاح مکرم مولانا صاحب ابن مکرم میراں صاحب مرحوم تمر پلی ورنگل کے ہمراہ بعوض مبلغ ۵۰۰۰/ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ نے پڑھا۔ اس کے ساتھ ہی رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی۔ اس تقریب میں احمدی بھائیوں کے علاوہ غیر احمدی بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے علماء سلسلہ کے علاوہ دیگر مبائعین نے خوب فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ مبلغ ۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

(۳) :— اسی طرح مورخہ ۲۴/۶/۸۶ کو مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ نے ہی مکرمہ مہر النساء صاحبہ بنت مکرم صاحب حسین صاحب ہمت نگر ورنگل کا نکاح مکرم عبدالسلام صاحب ابن مکرم محمد یعقوب صاحب کا تراپلی ورنگل کے ہمراہ بعوض مبلغ گیارہ صد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی کے ساتھ تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر بھی غیر احمدی احباب کو تبلیغ بھی کی گئی اور لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اس خوشی کے موقع پر مبلغ ۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

احباب سے ہر دو رشتوں کے جانبین کے لئے باعث برکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ خطیب یعقوب تمر پلی ورنگل (آندھرا)

ایک احمدی نوجوان کو اعزاز

جماعت احمدیہ بمبئی کے ایک احمدی خادم رحمت حسین صاحب نے آل انڈیا مختصر موٹر سائیکل ریس میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے انعامی کپ حاصل کیا ہے۔ احباب جماعت سے اس نوجوان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور جماعت کو نیک نامی کا موجب بنائے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

زعماء مجالس انصار اللہ بھارت کی خدمت میں ضروری گذارشات

(۱):— مجالس انصار اللہ بھارت کو فارم تجنید برائے صف اوّل و صف دوم اور فارم تشخیص بجٹ بغرض تکمیل بھجوائے گئے تھے لیکن تا حال صرف چند مجالس کی طرف سے فارم بعد تکمیل موصول ہوئے ہیں۔ زعماء کرام اس طرف جلد توجہ فرمائیں۔

(۲):— قیادت تعلیم کی طرف سے مجوزہ دینی نصاب برائے سال ۱۹۸۶ء بدر کی اشاعت مورخہ ۲۹/۵/۸۶ میں شائع ہوا ہے۔ اس کو نوٹ فرمائیں اور اس کے مطابق امتحان کو تیاری کروائیں۔

(۳):— ماہانہ رپورٹ کارگذاری مطبوعہ فارم پر ہر ماہ باقاعدگی سے بھجوانے کا اہتمام کریں۔ اگر فارم نہ ہوں تو دفتر مرکزیہ سے منگوالیں۔

(۴):— جملہ زعماء کرام سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نام مع مکمل ایڈریس اوّلین فرصت میں دفتر مرکزیہ میں ارسال فرما دیں۔

(۵):— جو رسید بکیں ختم ہو چکی ہیں اُن کو بذریعہ رجسٹری جلد ارسال کر دیں۔ اور جو آپ کے پاس اس وقت موجود ہیں ان کے نمبروں سے مطلع کریں اور اگر کسی مجلس کو مزید ضرورت ہو تو دفتر مرکزیہ سے منگوالیں۔

(۶):— حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کی کیسٹ یا اخبار بدر میں مطبوعہ خطبہ سُنانے کا اجتماعی انتظام آپ کے ہاں ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو اس کی وجوہات اور پھر اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں۔

(۷):— اقامت صلوٰۃ اور دعوت الی اللہ کے بارہ میں اپنی مساعی کی علیحدہ رپورٹ بھجواتے رہیں تاکہ حضور انور کی خدمت میں آپ کی رپورٹوں کے خلاصے بغرض دُعا بھجوایا جایا کریں۔

(۸):— حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی حالیہ تحریکات "سیدنا بلال فنڈ" اور "توسیع مکان بھارت فنڈ" میں آپ کی مجلس کا ردِ عمل کیسا ہے۔ یہ جائزہ پیش کریں کہ اس بارہ میں آپ نے کیا کاروائی فرمائی اور اس کا کیا نتیجہ ظاہر ہوا۔

اُمید کی جاتی ہے کہ مذکورہ آٹھ آئٹم کے بارہ میں اپنی رائے سے جلد مطلع کر کے ممنون فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

تقریب شادی و رخصتانہ

یکم مئی ۱۹۸۶ء کو عزیزم چوہدری محمد منور صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب درویش گجراتی مرحوم قادیان کی تقریب شادی کے سلسلہ میں مسجد مبارک میں بعد نماز عصر اجتماعی دُعا ہوئی۔ ۲ مئی کو بارات قادیان سے روانہ ہو کر یادگیر پہنچی جہاں ۶ مئی کو عزیزہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم نفیس احمد صاحب شستعہ مرحوم یادگیر کی رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جبکہ مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری قاضی جماعت نے حقوق زوجین کے بارے تلقین کی اور اجتماعی دُعا کرائی۔ بارات ۱۰ مئی کو قادیان واپس پہنچی اور مورخہ ۱۵ مئی کو عزیزم چوہدری محمد منور صاحب کی والدہ ماجدہ نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ پر قریباً ساڑھے چار صد مرد و زن کو مدعو کیا۔ عزیزم موصوف کا نکاح گذشتہ سال محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اس خوشی میں مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں جمع کرائے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

خاکسار۔ ملک صلاح الدین
ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

تصحیح

(۱):— بدر کی اشاعت ۲۰ مئی ۸۶ء میں صفحہ پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بارہ میں مکرم غلام نبی صاحب ناظر کی نظم شائع ہوئی ہے اس کی ساتویں سطر والا مصرعہ درست یوں ہے۔ "تفسیر جاہ و حشم جہد گزار تھا"

(۲):— ۸۶/۵/۲۲ کی اشاعت میں صفحہ ۱۲ پر ناظر صاحب موصوف کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو مکتوب شائع ہوئے ہیں۔ پہلے مکتوب کی ساتویں سطر میں "مرصع" کو "مرقع" لکھدیا گیا ہے۔ اور دوسرے مکتوب میں حضور انور کے دوسرے شعر کے دوسرے مصرعہ میں "ہمکتا" کی جگہ "نہکتا" لکھا گیا ہے۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ (قائمقام مدیر)

ولادتیں

(۱):— مکرم برادرم ظہور احمد صاحب رفیق کارکن تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸۶/۵/۱۲ کو بٹالہ ہسپتال میں دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام "مقبول احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر عبد الرزاق صاحب منڈاشی بھدرواہی کا پوتا اور مکرم محمد احمد صاحب نسیم درویش مرحوم کا نواسہ ہے۔ اسی خوشی میں موصوف نے مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ کو صحت و سلامتی والی درازئ عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین خاکسار۔ بشارت احمد حیدر نائب مدیر

(۲):— خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸۶/۷/۳۰ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "مظفر احمد فرید" رکھا گیا ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی و لمبی عمر کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے نومولود مکرم محمد احمد صاحب کالا افغاناں درویش کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب آف بمبئی کا نواسہ ہے۔ اسی خوشی میں مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار۔ منور احمد کالا افغاناں قادیان

(۳):— مکرم ناصر احمد صاحب بنگلور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸۶/۲/۱۴ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام "لقمان احمد" تجویز فرمایا ہے۔ عزیز نومولود مکرم محمد عثمان صاحب سورب کا پوتا اور مکرم محمد یوسف صاحب بنگلور کا نواسہ ہے۔ اسی خوشی میں موصوف نے مختلف مدات میں مبلغ ۵۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔ احباب سے نومولود کے نیک خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ رفیق احمد انسپکٹر تحریک جدید

(۴):— میرے بھائی مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم خلیل احمد صاحب آف بجو پورہ (یو پی) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۸۶/۵/۱۹ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی درازئ عمر اور نیک صالح خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔

مبلغ ۱۰/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار۔ مظہر احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

دُعائے مغفرت

ماہ مئی ۱۹۸۶ء کے شروع میں یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی کہ ہمارے ایک مخلص دوست مکرم شیخ عبد الرب صاحب آف حیدرآباد ناظم انصار اللہ ضلع بالا مورو کمال بجلی کا کرنٹ لگنے سے اچانک وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم مجلس انصار اللہ کے جماعتی کاموں میں خصوصاً تبلیغ کے کاموں میں بڑی دلچسپی کے ساتھ وقت اور روپیہ بھی خرچ کرتے تھے ان کی کوششوں سے قریب قریب دو درس با قاعدہ قائم ہو گئی تھیں۔ چونکہ مرحوم کی اولاد نہیں تھی اس لئے کئی ہونہار بچیوں کو اپنی کفالت اور تربیت میں رکھے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ سوگوار دونوں بیویوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ مرحوم مکرم منظور احمد خان صاحب سورو سابق وکیل المال تحریک جدید قادیان کے بہنوئی بھی تھے۔ (ادارہ)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کو منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"جلسہ سالانہ ۸۶ء کے سلسلہ میں جن تاریخوں کی تعیین آپ نے کی ہے میں اُن کی منظوری دے رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مُبارک فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر اپنی برکات اور افضال نازل فرمائے۔ اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بہت بڑھ کر ہو۔ آمین"

احباب اِس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ اُتر پردیش کی ۱۹ ویں کانفرنس

الحمد للہ کہ اس سال جماعت احمدیہ اُتر پردیش (یوپی) کی اُنیسویں سالانہ کانفرنس ۲۱، ۲۲ر جون ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں بروز ہفتہ و اتوار "لکھنؤ" میں منعقد ہوگی۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش۔ دہلی و راجستھان سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔ نیز جماعتیں اخراجات کانفرنس کے سلسلہ میں اپنے وعدہ جات کی رقوم جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں

سیٹھ داؤد احمد بھٹی صدر مجلس استقبالیہ یوپی کانفرنس
پنجاب سائیکل اینڈ آٹو موبائلس امین آباد۔ لکھنؤ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع

۸، ۹ر اکتوبر کی تاریخوں میں منعقد ہوگا! انشاء اللہ

اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۸ر اور ۹ر اخاد ۱۳۶۵ ہش مطابق ۸ر اور ۹ر اکتوبر ۱۹۸۶ء بروز بدھ و جمعرات کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا ہے کہ

"اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور سارے کام آسان فرما دے"

ناظمین اعلیٰ اور زعماء کرام سے گذارش ہے کہ ابھی سے اِس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائندگی کرنے اور اس کی روحانی برکات سے مستفید ہونے کے لئے دُعاؤں اور ظاہری تدابیر سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

احباب جماعت کو بخوبی علم ہے کہ زکوٰۃ ایک شرعی فریضہ ہے اور اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اور ہر صاحب نصاب کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی نہایت ضروری ہے۔ رمضان المبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں مؤمنوں کو صدقہ و خیرات اور انفاق فی سبیل اللہ کی طرف غیر معمولی توجہ ہوتی ہے ـــــ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ صاحب نصاب احباب جماعت کو زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں گے۔

یاد رہے کہ قرآن کریم اور حدیث شریف کی رو سے ضروری ہے کہ امام وقت کے پاس ہی زکوٰۃ ادا کی جائے جو اغنیاء سے لے کر محتاجوں پر صرف کریں گے۔ جو احباب یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے طور پر زکوٰۃ ادا کر دی ہے شرعاً درست نہیں ہے۔ پس بھارت کے احمدی احباب کی زکوٰۃ کی کل رقم مرکز سلسلہ قادیان میں آنی چاہیئے ـــــ اگر کوئی صاحب یا جماعت واجب الادا یا ادا شدہ زکوٰۃ کی رقم میں سے کچھ حصہ مقامی طور پر مستحقین میں تقسیم کرنا چاہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے قادیان میں مقرر کردہ سب کمیٹی زکوٰۃ سے بتوسط نظارت بیت المال آمد اجازت اور منظوری لے کر ایسا کر سکتے ہیں۔

ایسے صاحب نصاب دوستوں کی خدمت میں جنہوں نے تا حال اپنے ذمہ واجب الادا زکوٰۃ کی رقم ادا نہ کی ہو گذارش ہے کہ وہ جلد اس فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ زکوٰۃ کے مسائل سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے رسالہ زکوٰۃ نظارت ہذا سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

قسط نمبر (۲)

منظوری قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

درج ذیل قائدین کی برائے سال اکتوبر ۱۹۸۷ء تک کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ احباب جماعت بالخصوص خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے قائد صاحب سے بھرپور تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام قائدین کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مکرم قریشی طارق محمود صاحب چک امرجو کشمیر
" محمد صادق صاحب مساجد کالابن لوبارنہ "
" محمد اقبال صاحب سرینگر "
" ماسٹر غلام احمد صاحب ثاقب چارکوٹ "
" مبارک احمد صاحب خان نالو "
" عبد الرحیم صاحب ساجد بالسو "
(نامزدگی اکتوبر ۱۹۸۶ء تک)
" خالد احمد صاحب احمدی کٹک اڑیسہ
" سید رضوان الحق صاحب بھوبنیشور "
" مبارک احمد صاحب بھدرک "
" بشارت نصر صاحب کرنڈاپلی "
" [illegible] احمد صاحب بارہی بہار
" شیخ المدام احمد صاحب دمکا بی ماننز "
" عبد الرؤف صاحب کبیرہ مغربی بنگال
" خلیل خان صاحب ددے پور کٹیا یوپی

مکرم محمد شریف الدین منظور احمد صاحب محبوب نگر آندھرا
(توسیع میعاد اکتوبر ۱۹۸۶ء تک)
" مشتاق احمد صاحب دار شملہ ہماچل پردیش
" ایچ ایم منیر احمد صاحب مدراس تامل ناڈو
" شیخ محمود صاحب شیموگہ کرناٹک
" محمد نعمت اللہ صاحب بنگلور "
" اُسامہ احمدی صاحب یادگیر "
" احمد شریف صاحب کرونا گاپلی کیرلہ
" کے پی صدیق صاحب پتھاپیریہ "
" ریاض احمد صاحب کڈالائی "
" رشید احمد صاحب نذری ناڈو "
" محمد یوسف صاحب موگرال "
" کے ناصر احمد صاحب آلیچی "
" پی ایم عبد اللہ صاحب کوڈیاتھور "

ولادت:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ماہ مئی ۱۹۸۶ء میں میری ہمشیرہ سیدہ مجدی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی عبد الغنی کلیم صاحب کو لڑکا عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مفید خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ مبلغ ۲۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار: سیدہ [illegible]

درخواست دُعا:۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور اب تو حالت تشویشناک ہو چکی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد مختار احمد [illegible]

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA – 700073.

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA – 700072

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج　جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

الیکٹریکل انجینئرس　الیکٹریکل ورکنگ

لائسنس کنٹریکٹس　موٹر وائنڈنگ

C – 10 LAXMI GOBIND APART, J. P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 } ٹیلیفون نمبرز　BOMBAY – 58

میں وہی ہوں

"جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لیبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸۰
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس، ۲ تپسیا روڈ، کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 – TOPSIA ROAD, CALCUTTA – 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM　برائے :- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر　HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول والی کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 – MANGOE LANE, CALCUTTA – 700001

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C – 16

INDUSTRIAL STATE

MUDIKERI – 571201

PHONE NO. { OFFICE:- 806
RESI:- 283

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY – 8

پگڑی، فوم، چمڑہ، ریگزین، ریکسین، وغیرہ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس
بریف کیس، سکول بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)، ہینڈ پرس، منی پرس، پاسپورٹ کور
وغیرہ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹر کی خرید و فروخت
اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWING

13 – SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS – 600004

PHONE NO. { 76360
74350

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش: کرشن احمد اکرم احمد اینڈ برادرس اسٹاکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر - شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SARA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD-500002
PHONE No. 522860.

ارشاد نبوی ﷺ

لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ

نہیں حلال مومن کے لئے کہ چھوڑ رکھے اپنے بھائی کو زیادہ تین دن سے

(محتاج دعا)

منجانب ازاراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

الیکٹرانک ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD. FORT
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558
BANGALORE-2.

حیدرآباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آٹو پوائنٹ)

۴۸۷-۱-۱۲ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم)

فون نمبر:- 42916 — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بونز - ہیڈس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۲/۲۴ مقابل کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں!

(کشتی نوح)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل تیز رنگ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!